مُسلسل اِشاعت کے 56 سال

ماہنامہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ:۹ جلد:۲۳ ستمبر 2019 محرم الحرام ۱۴۴۱

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء ... یومِ تحفظ ختمِ نبوت

حضرۃ مولانا فضل الرحمن کا پشاور میں ملین مارچ سے خطاب

علم .... میرے پاس امانت ہے

قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام میں داخل ہونے والے افراد

نویں جماعت کی کتاب مطالعۂ پاکستان کی
غلطی درست کر دی گئی

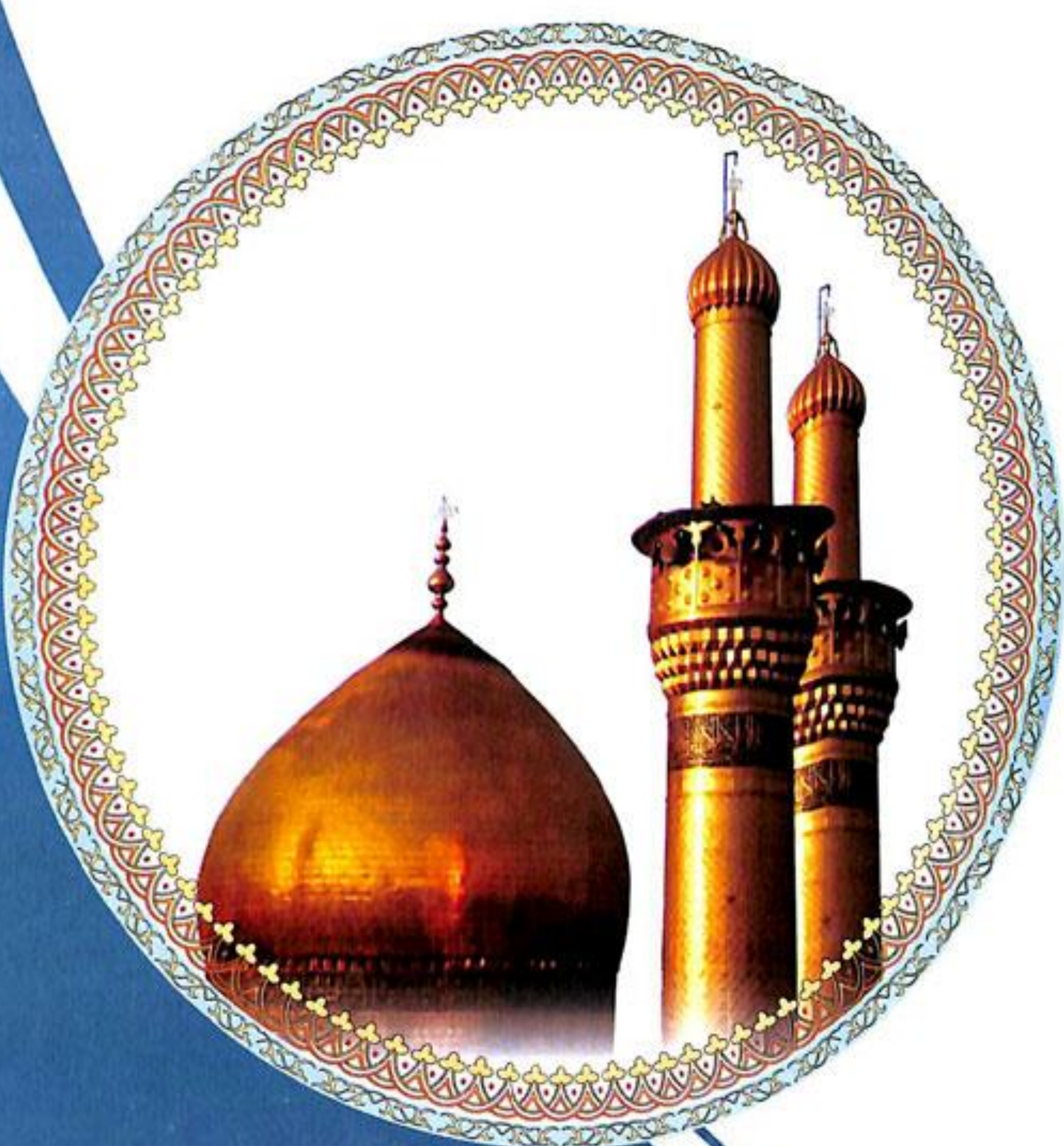

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ماہنامہ
لولاک
ملتان

شمارہ: ۹ جلد: ۲۳

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوریؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی مدظلہ
نگرانِ اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد
حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی
ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود
مرتب: مولانا عزیز الرحمٰن ثانی
کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلسِ منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین	مولانا غلام رسول دین پوری
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفےٰ	مولانا مفتی محمد راشد مدنی
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد قاسم رحمانی

مولانا عبدالرزاق

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0300-4304277, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

نویں جماعت کی کتاب مطالعہ پاکستان کی غلطی درست کردی گئی	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

فضائل النبی ﷺ از مسلم شریف (قسط نمبر:۴)	مولانا محمد شاہد ندیم	05
نقش سیدنا عمرؓ (منظوم)	جناب تاج عرفانی	08
سیدنا امام حسینؓ (منظوم)	آغا شورش کاشمیریؒ	09
انفاق مال اور صحابہ کرامؓ	جناب محمد نعیم انصاری	10
مقالہ خصوصی......امریکی صدر سے قادیانی کی ملاقات	مولانا اللہ وسایا	12
حضرت مولانا فضل الرحمٰن کا پشاور میں ملین مارچ سے خطاب	چاچا عنایت علی پشاور	29
علم......میرے پاس امانت ہے	مولانا احمد عبداللہ قاسمی	36

شخصیات

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ......حیات وخدمات	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	37
مولانا حافظ قاری عبدالخالق کی رحلت	مولانا اللہ وسایا	40

ردقادیانیت

۷؍ستمبر۱۹۷۴ء......یوم تحفظ ختم نبوت	مولانا مفتی خالد محمود	41
قادیانی بیعت کا نیا ڈرامہ	مولانا محمد رضوان عزیز	45
جناب بھٹو صاحب اور ردقادیانیت (آخری قسط)	مولانا اللہ وسایا	47

متفرقات

جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	50
قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام میں داخل ہونے والے افراد	ادارہ	55
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں کی ضلعی کابینہ	ادارہ	56

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

نویں جماعت کی کتاب ’’مطالعہ پاکستان‘‘ کی غلطی درست کردی گئی

قارئین لولاک کو یاد ہوگا کہ گزشتہ شمارہ کے اداریٔ صفحات پر ہم نے عرض کیا تھا کہ وزیراعلیٰ پنجاب کی طرف سے طلباء کو تقسیم ہونے والی کتاب اور ایک پرائیویٹ ناشر کی شائع شدہ کتاب میں فرق ہے۔ اس اداریہ کے ساتھ عالمی مجلس کے مرکزی دفتر سے خطوط، وفود کے ذریعہ متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ اس کی تلافی کی جائے۔ ہمیں خوشی ہے کہ روزنامہ خبریں نے اس سلسلہ میں بھرپور آواز بلند کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کرم کیا کہ مسلمانوں کا مطالبہ تسلیم کرلیا گیا۔ ذیل میں روزنامہ خبریں ملتان کی ۱۰؍جولائی ۲۰۱۹ء کی خبر ملاحظہ ہو:

’’ملتان (نمائندہ خصوصی) ’’خبریں‘‘ کی نشاندہی پر پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے ایکشن لے لیا۔ نویں جماعت کی مطالعہ پاکستان کی کتاب میں ختم نبوت سے متعلق حذف کئے گئے الفاظ پر خبر شائع ہونے پر مارکیٹ سے ۳۰؍ہزار کتابوں کی کاپیاں ضبط کرلیں جب کہ کتاب کے پبلشرز کو فوری طور پر بلیک لسٹ کرتے ہوئے اس کے خلاف ایف.آئی.آر کی درخواست دے دی۔ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے مطابق انہوں نے ختم نبوت سے متعلق الفاظ حذف نہیں کئے بلکہ ایک پرائیویٹ پبلشرز جی.ایچ.ایف کی شائع کردہ جس کا مسودہ بھی منظور شدہ نہیں ہے، پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے ریکارڈ کے مطابق منظور شدہ مسودہ کے صفحہ نمبر ۵ پر ختم نبوت سے متعلق عبارت موجود ہے۔ ’’خبریں‘‘ میں خبر شائع ہونے پر پی.سی.ٹی.بی کے نوٹس میں یہ بات آئی کہ کتاب کا تحریف شدہ ایڈیشن مارکیٹ میں دستیاب ہے۔ جس پر پی.سی.ٹی.بی چھاپہ مار ٹیمیں تشکیل دیں جو مارکیٹ اور گوداموں سے اس کتاب کا تمام سٹاک ضبط کررہی ہیں۔‘‘

اس کے ساتھ ہی پبلشرز کے خلاف مقدمہ درج ہوا۔ انہوں نے اردو بازار کے ناشران کتب کی میٹنگ طلب کی۔ جس میں عالمی مجلس کے مرکزی راہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور لاہور کے رہنما جناب رضوان نفیس بھی شریک ہوئے۔ پبلشرز نے میٹنگ میں بتایا کہ ٹیکسٹ بک بورڈ میں قادیانی کارندوں کی یہ سازش ہے کہ انہوں نے ایک سرکاری مسودہ میں ترمیم کی اور جو پرائیویٹ ادارے کو مسودہ دیا گیا اس میں تصحیح نہیں کی۔ اب اس مسئلہ کے اٹھائے جانے کے بعد میں نے پنجاب بھر کی مارکیٹوں سے کتب منگوا کر وہ پورا ورقہ تصحیح کرکے لگا دیا ہے۔ یاد رہے کہ ٹیکسٹ بورڈ نے اپنی ویب سائٹ پر یہ اشتہار جاری کیا۔

’’PCTB (پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ) کی شائع کردہ نویں جماعت کی مطالعہ پاکستان کی کتاب میں

ختم نبوت سے متعلق کسی قسم کی تبدیلی یا تحریف نہیں کی گئی ہے۔
زیر بحث کتاب ایک پرائیویٹ پبلشر GHF کی شائع کردہ ہے جو کہ منظور شدہ مسودے کے مطابق نہیں ہے۔ PCTB کے ریکارڈ کے مطابق منظور شدہ مسودے کے صفحہ نمبر ۵ پر ختم نبوت سے متعلق عبارت موجود ہے جو کہ اس لنک پر دیکھی جاسکتی ہے۔

https://pctb.punjab.gov.pk/system/files/Pakistan_studies9UM.pd

پبلشر کے خلاف FIR تھانہ انارکلی لاہور میں درج کروائی جارہی ہے"

پرائیویٹ پبلشرز کے خلاف مقدمہ درج ہوا۔ انہوں نے کتب منگوائیں اور تصحیح کر کے مارکیٹ میں فروخت کے لئے بھجوادیں۔ اب بورڈ والے کہیں کہ پبلشر کی غلطی ہے۔ پبلشر فرمائیں کہ بورڈ والوں کا قصور ہے۔ واقعات یہی چغلی کھاتے تھے کہ بورڈ والوں کی غلطی ہے۔ اگلے دن تاجروں کا وفد، سی۔ پی۔ او لاہور سے ملا۔ انہوں نے اپنی تحقیقات کا وعدہ کیا۔ اس دوران معلوم ہوا کہ گوجرانوالہ کے ناشر نے بھی تحریف شدہ نسخہ شائع کیا ہے تو ناشران تاجران کتب اردو بازار لاہور کے صدر جناب فیصل صاحب سے عرض کیا کہ وہ اپنا وعدہ ایفاء کریں اور تصحیح کرائیں۔

قارئین کرام! جماعتی احباب، مجلس کے رفقاء، جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے ذمہ داران جس جس نے اس سلسلہ میں آواز بلند کی سب کا شکریہ اور مبارک باد کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے اس معاملہ کو درست فرمادیا اور قادیانی ملعون سازش مکمل رسوائی سے دوچار ہوئی۔ فللحمدللہ!

تحفظ ختم نبوت اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ صدیق اکبرؓ جھنگ صدر کے زیر اہتمام ۲۱ جولائی بروز اتوار کو جامع مسجد حمزہ میں قادیانیوں کی شہر میں ریشہ دوانیوں اور خفیہ سازشوں کے خلاف آل پارٹیز مشاورتی اجلاس بلایا گیا۔ اجلاس میں تمام مذہبی وسیاسی جماعتوں کو مدعو کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے مبلغ مولانا غلام حسین نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری ابوعمر محمد خلیل نے حاصل کی۔ ملک محمد سعید نے اجلاس کی غرض وغایت کو بیان کیا۔ اجلاس کا ایجنڈا علاقہ میں قادیانی عبادت گاہوں کی توسیع، علاقہ میں قادیانیوں کے خفیہ روابط اور تبلیغی سلسلے پر مشتمل تھا۔ نیز ختم نبوت کورسز کے بارے میں بھی مشاورت کی گئی۔ اجلاس میں ماہوار اجلاس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ علاوہ ازیں اگست میں یوم امیر شریعتؒ اور ستمبر میں ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنے کا بھی فیصلہ ہوا۔ مولانا محمد ظفر قاسم، حاجی محمد زاہد ایڈووکیٹ، خواجہ محمود پوری، حافظ عرفان رحیمی، ابوحفص معاویہ، ملک محمد سعید، محمد امجد ڈھڈی اور قاری ابوعمر محمد خلیل سمیت دیگر کئی حضرات نے شرکت کی۔

فضائل النبی ﷺ از مسلم شریف

قسط نمبر:4

مولانا محمد شاہد ندیم

نبی کریم ﷺ کی عورتوں پر رحمت

۴۱...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی ازواج مطہراتؓ کے پاس آئے۔ (ایک سفر میں) اور ایک ہنکانے والا (شعر پڑھ کر) ان اونٹوں کو ہنکا رہا تھا۔ جسے انجشہ کہا جاتا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اے انجشہ شیشوں کو آہستہ آہستہ لے کر چل۔ حضرت ابوقلابہؒ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسی بات ارشاد فرمائی کہ اگر تم میں سے کوئی اس طرح کی بات کرتا تو تم اس کو مذاق سمجھتے۔ ’’تکلم رسول اللہ ﷺ بکلمة لو تکلم بها بعضکم لعبتموها علیه (مسلم ج۲ ص۲۵۵)‘‘

۴۲...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو مدینہ منورہ شریف کے خادم اپنے برتنوں میں پانی لے کر آتے۔ پھر جو برتن آپ ﷺ کے پاس لایا جاتا تو آپ ﷺ اس میں اپنا ہاتھ مبارک ڈبو دیتے اور اکثر اوقات سخت سردی کا بھی موسم ہوتا تو آپ ﷺ ہاتھ مبارک ڈبو دیتے۔ ’’وربما جاءہ فی الغداة الباردة فیغمس یده فیها‘‘

۴۳...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے دیکھا کہ حجام سے حجامت بنوا رہے تھے اور آپ ﷺ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ ﷺ کے اردگرد تھے۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ آپ ﷺ کا کوئی بال مبارک نیچے گرے بلکہ کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھ میں ہی بال گرے۔ ’’فما یریدون ان تقع شعرة الا فی ید رجل‘‘

۴۴...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت تھی جس کی عقل میں کچھ نقص تھا۔ وہ عرض کرنے لگی یا رسول اللہ! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام فلاں: تو جس گلی میں چاہے مجھے ٹھہرا لے میں حاضر ہوں۔ تو آپ ﷺ ایک راستے میں اس کے پاس ٹھہر گئے تو اس نے اپنی بات سنائی۔ ’’یا ام فلان انظری ای السکک شئت (مسلم شریف ج۲ ص۲۵۶)‘‘

۴۵...... امی عائشہؓ روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب دو کاموں میں اختیار دیا جاتا تو آپ ﷺ آسان کام کو اختیار فرماتے تھے۔ بشرطیکہ وہ گناہ کا کام نہ ہو۔ اگر وہ گناہ کا کام ہوتا تو آپ ﷺ سب لوگوں سے بڑھ کر اس سے دور رہتے اور آپ ﷺ نے کبھی کسی سے اپنی ذات کی وجہ سے انتقام نہیں

لیا۔مگر کوئی حرمت اللہ کی ہتک کرتا تو اس سے انتقام لیتے۔

۴۶...... سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا۔ نہ کسی عورت کو نہ کسی خادم کو مگر جہاد فی سبیل اللہ میں (یعنی جہاد کے دوران آپ ﷺ نے مارا)''ماضرب رسول اللہ ﷺ شیئاً قط بیدہ (مسلم شریف ج۲ ص۲۵۶)''

نبی ﷺ کے جسم مبارک کی خوشبو اور آپ ﷺ کی ہتھیلی کی نرمی

۴۷...... حضرت جابر بن سمرۃؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر آپ ﷺ اپنے گھر کی طرف نکلے۔ میں بھی ساتھ نکلا تو سامنے سے کچھ بچے آئے تو آپ ﷺ نے ان بچوں میں سے ہر ایک کے رخسار پر ہاتھ پھیرا اور میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک سے وہ ٹھنڈک اور خوشبو محسوس کی، گویا آپ ﷺ نے عطار کی ڈبیہ سے ہاتھ باہر نکالا ہو۔ ''فوجدت لیدہ بردا وریحا کانما اخرجها من جؤنة عطار''(مسلم شریف ایضا)

۴۸...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا رنگ مبارک بہت خوبصورت تھا۔ آپ ﷺ کا پسینہ مبارک موتی کی طرح چمکتا تھا اور جب آپ ﷺ چلتے تھے تو آگے جھکاؤ پر چلتے اور میں نے دیباج اور ریشم کو بھی اتنا نرم نہیں پایا جتنا کہ رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلیوں کو پایا اور مشک و عنبر سے وہ خوشبو نہیں سونگھی جو رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک میں تھی۔''ولا شممت مسکة ولا عنبرة اطیب من رائحة رسول اللہ ﷺ (مسلم شریف ج۲ ص۲۵۷)''

نبی ﷺ کے پسینہ مبارک کا خوشبودار اور متبرک ہونا

۴۹...... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ام سلیمؓ کے گھر تشریف لاتے تو ام سلیمؓ کے بستر پر سو جاتے اور ام سلیمؓ وہاں نہ ہوتیں۔ ایک دن آپ ﷺ تشریف لائے تو ام سلیم (والدہ انسؓ) کے بستر پر تشریف فرما ہوگئے۔ ام سلیمؓ آئیں تو ان سے لوگوں نے کہا کہ نبی ﷺ آپؓ کے گھر میں آپ کے بستر پر آرام فرما رہے ہیں۔ وہ آئیں تو دیکھا کہ آپ ﷺ کو پسینہ آرہا ہے اور آپ ﷺ کا پسینہ مبارک چمڑے کے بستر پر جمع ہو رہا ہے تو ام سلیمؓ نے ایک ڈبیہ کھولی تو آپ ﷺ کا پسینہ مبارک پونچھ پونچھ کر اس میں ڈالنے لگیں: تو نبی ﷺ گھبرا کر اٹھے اور فرمایا:''ماتصنعین یا ام سلیم ''اے ام سلیم! یہ کیا کر رہی ہو؟ تو وہ فرمانے لگیں یا رسول اللہ! ہم بچوں کے لئے اس میں برکت کی امید رکھتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا تو نے درست کیا۔''نرجو برکتة لصبیاننا قال اصبت (مسلم شریف ج۲ ص۲۵۷)''

۵۰...... حضرت ام سلیمؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے ہاں تشریف لاتے تھے اور آرام

فرماتے۔ ام سلیمؓ آپ ﷺ کے لئے چمڑے کا ایک ٹکڑا بچھا دیتی تھیں۔ اس پر آپ ﷺ آرام فرماتے اور آپ ﷺ کو پسینہ مبارک بہت آتا تھا۔ ام سلیمؓ آپ ﷺ کا پسینہ مبارک اکٹھا کرتی تھیں اور اسے خوشبو کی شیشیوں میں ملا دیتی تھیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم! یہ کیا ہے؟ وہ فرماتیں: یہ آپ ﷺ کا پسینہ مبارک ہے جس کو میں اپنی خوشبوؤں میں ملاتی ہوں: ”قالت عرقک ادوف به طیبی (مسلم شریف ج۲ ص۲۵۷)“

وحی کی کیفیت اور دوران وحی سردی میں بھی آپ ﷺ کو پسینہ آنا

۵۱...... سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر سردی کے دنوں میں وحی نازل ہوتی تو آپ ﷺ کی پیشانی مبارک سے پسینہ بہنے لگ جاتا تھا۔ (مسلم شریف ج۲ ص۲۵۷)

۵۲...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ پر وحی کیسے آتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر وحی کبھی تو گھنٹی کی جھنکار کی طرح آتی ہے اور وہ کیفیت مجھ پر سخت ہوتی ہے۔ پھر وہ کیفیت ختم ہوتی ہے اور میں اس وحی کو محفوظ کر چکا ہوتا ہوں اور کبھی ایک فرشتہ انسانی شکل میں آتا ہے اور جو وہ کہتا ہے میں اس کو یاد کر لیتا ہوں۔ (مسلم شریف ج۲ ص۲۵۷)

۵۳...... حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تو اس کی وجہ سے بوجھ ہوتا اور چہرہ مبارک کا رنگ بدل جاتا۔ ”اذا انزل علیه الوحی کرب لذلک وتربدو جهه“

۵۴...... حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحابؓ اپنا سر مبارک جھکا لیتے اور جب وحی ختم ہو جاتی تو آپ اپنا سر مبارک اٹھا لیتے تھے۔ ”اذا انزل علیه الوحی نکس راسه ونکس اصحابه رؤسهم فلما اتلی عنه رفع راسه“

رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک

۵۵...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اہل کتاب اپنے بالوں کو پیشانی پر لٹکے ہوئے چھوڑتے تھے اور مشرک لوگ مانگ نکالتے تھے اور جب تک کسی کام کے بارے میں اللہ کی طرف سے امر نہ آیا ہوتا تو آپ ﷺ بھی اہل کتاب کی موافقت بہتر سمجھتے تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ بھی پیشانی پر بال چھوڑ دیتے تھے۔ پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے مانگ نکالنا شروع فرمادی (جب آپ ﷺ مدینہ منورہ آگئے اور اہل کتاب سے ٹکر شروع ہوئی) (مسلم شریف ج۲ ص۲۵۷) جاری ہے!!!

نقش سیدنا عمرؓ

جناب تاج عرفانی

جو چمک نگاہ عمر میں ہے، جو ضیا کہ قلب عمرؓ میں ہے
نہ وہ برق میں نہ شرر میں ہے، نہ وہ شمس میں نہ قمر میں ہے
کسی منطقی کو خبر ہے کیا، کسی فلسفی کو ہے کیا پتہ
کسی اہل دل سے یہ پوچھئے جو عمرؓ کے حسن نظر میں ہے
کہاں ساریہؓ کہاں تھے عمرؓ اسے دے رہے ہیں ہدایتیں
یہ خبر نگاہ عمرؓ میں ہے یہ اثر زبان عمرؓ میں ہے
تو عمرؓ کی قوت باطنی کا بھی کر موازنہ غور سے
جہاں خطبہ دے رہے آپ ہیں وہاں ساریہؓ بھی نظر میں ہے
کہاں یہ ستاروں میں چمک، کہاں موتیوں میں ہے یہ دمک
بخدا کہ تابش وآبرو جو عمرؓ کے دیدۂ تر میں ہے
اسے سرفرازیاں مل گئیں عرش اس کا مقام ہے
اسے پائمال نہ جانئے جو عمرؓ کی راہ گزر میں ہے
مرے بعد ہوتے نبی اگر یہ کہا نبیؐ نے وہ ہیں عمرؓ
یہ مزے کی بات حدیث میں یہ سچ کی بات خبر میں ہے
وہ اٹھی نظر وہ گری سپر وہ کٹا جگر اڑے سر پہ سر
نہیں ایسی برش دم کہیں جو عمرؓ کی تیغ وتبر میں ہے
جو عمرؓ محدث دیں ہوئے تو نبیؐ کے اور قریں ہوئے
ذرا اس میں علم کی بات ہے کہ جو فرق زیر وزبر میں ہے
ہے ہر ایک شعر التزام عمرؓ کے اسم شریف کا
وہی رنگ کیوں نہ ہو نظم میں کہ جو رنگ سلک درر میں ہے
لکھی تاج نے مدح عمرؓ صلہ اس کا حسن قبول ہے
جو کسی کے نقد ونظر میں ہے، وہ عمرؓ کے ذوق نظر میں ہے

(یکم محرم الحرام کو حضرت عمر فاروقؓ کا یوم شہادت ہے)

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

آغا شورش کاشمیریؒ

کون ناموس رسالت کا نگہبان ہوگیا
کس کا سر نیزے کو پہنچا کون قربان ہوگیا

کس کے آنسو چہرۂ نو روز کی رونق بنے
کس کا خوں اسلام کی صبح درخشاں ہوگیا

کس کی شہ رگ پر یزیدی ہاتھ اٹھے بید ریغ
کون تھا جس کا لہو تفسیر قرآں ہوگیا

کس کی نعش خوں چکاں تشہیر کو لائی گئی
کس کا پرچم چادر گور غریباں ہوگیا

کس نے کی مرگِ ملوکیت کی صبح اوّلیں
کون شمعِ ظلمت شامِ غریباں ہوگیا

کون تڑپایا گیا ہے کربلا کی خاک پر
کس کا ماتم، ماتم تاریخ انساں ہوگیا

کل بہتر فرد میدانِ وغا میں ڈٹ گئے
شمر کے ہاتھوں محمدؐ کے نواسے کٹ گئے

انفاق مال اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

جناب محمد نعیم انصاری

اسلام کا اقتصادی نظام ایک مکمل نظام حیات ہے اور تمام امکانی نقائص سے معرّا اور پاک ہے۔ یہ امریکہ کے جمہوری نظام کی مانند نہیں ہے کہ دنیا میں امیر اور غریب دو مختلف حصوں میں تقسیم کر کے اس کی تین چوتھائی آبادی کو اس کے انسانی حقوق مساوات اور عیش حیات سے محروم کر دے۔ نہ یہ روس کے سوشلزم اقتصادی نظام کی طرح ہے جو دنیا کو سرمایہ دار اور مضبوط دو متضاد طبقوں میں تقسیم کر کے ایک طرف افراد کو ان کے حقوق وراثت سے محروم کر دے اور دوسری طرف انہیں حصول مساوات کی طبقاتی جنگوں میں اسی طرح جھونک دے کہ آخر کار مقصد حیات ہی فوت ہو کر رہ جائے۔ اس کے برعکس اسلامی اقتصادی نظام ایک ایسا نظام ہے جو وسطی ہے اور افراط وتفریط سے مبرّا ہے۔ اسلام میں امیر اتنا حریص اور زر اندوز نہیں ہوتا کہ غریب کی آرزوؤں پر اپنا محل کھڑا کرے اور اس کی غربت کا منہ چڑائے اور نہ ہی غریب اتنا نادار و مفلس ہوتا ہے کہ اس کا کوئی ہمدرد نہ ہو اور اس پر عرصۂ حیات تنگ ہو جائے۔ اسلام بخل وحرص پر لعنت بھیجتا ہے اور ایثار وسخاوت کی تعریف کرتا ہے۔ مساکین ویتامیٰ کی سرپرستی، غرباء وفقراء کی خبر گیری، مسافرین ومہاجرین کی امداد، احباب واقرباء کے ساتھ صلۂ رحمی وحسن سلوک کی ترغیب دیتا ہے۔ اس طرح اسلامی اصول انفاق مال سے نہ امیر، امیر تر ہو جاتا ہے اور نہ غریب، غریب تر۔ بلکہ دولت کی تقسیم اس طرح ہوتی ہے کہ امیر وغریب مساوات کی حد تک پہنچ جاتے ہیں۔ عہد نبوی اور دور خلافت اس حقیقت کی تاریخی مثال ہے۔

عام صدقات وخیرات کے ترغیبی احکام ابتدائے اسلام ہی سے نازل ہونے لگے تھے۔ خاص طور پر سورۂ بقرہ میں ایسے احکام نہایت تفصیل سے آئے ہیں جن میں خیرات کی ترغیب دی گئی ہے۔ اس کی مقدار مقرر کی گئی ہے اور مستحقین خیرات کی حدود کا تعین کیا گیا ہے۔ لیکن ہجرت نبوی ﷺ کے بعد جب عام صحابہ کرام مفلسی ونا داری میں مبتلا ہو گئے تو ۲ھ میں عید کے دن صدقۃ الفطر دینا بھی واجب قرار پایا۔ اسی طرح صدقات نافلہ وواجبہ سے مفلس ومہاجرین کی کافی امداد ہوئی۔ پھر فتح مکہ کے بعد اسلام بیرون عرب پھیلنے لگا۔ ایک آفاقی نظام حکومت کی بنیاد پڑنے لگی اور ایک آفاقی اقتصادی نظام کی ضرورت محسوس ہونے لگی۔ لہٰذا ۸ ہجری میں زکوۃ بھی فرض کر دی گئی۔ یہی تدریجی وتاریخی صدقات نافلہ وواجبہ اور فرض زکوۃ باہم مل کر اسلام کا مکمل اور ہمہ گیر اقتصادی نظام بناتے ہیں۔ جن کا تعلق جدید اقتصادی نظام کی طرح کسی بیرونی طاقت یا انسانی جبریہ آئین سے نہیں بلکہ مسلمانوں کے ایمان اور اس کی خدا اور رسول ﷺ کی محبت سے ہے۔

آج مسلمانوں کے دلوں میں ایمان کی وہ گرمی اور خدا ورسول ﷺ کی وہ محبت نہیں جواب سے

تقریباً چودہ سو برس پہلے صحابہ کرامؓ کے دلوں میں تھی۔ لیکن تاریخ زندہ ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ صرف زکوٰۃ سے سبکدوش ہو جانا پسند نہ فرماتے تھے بلکہ ان کی فرضیت سے بہت پہلے خدا کی خوشنودی، رسول ﷺ کی محبت اور حصول ثواب کی خاطر بے دریغ انبار مال خرچ کرتے تھے۔ تاہم انہیں تشفی نہ ہوتی تھی۔ صدقہ وخیرات کرنے کے شوق میں کم استطاعت صحابہ تو خاص طور پر محنت مزدوری کرتے تھے کہ جو کچھ ملے اسے راہ خدا میں ڈالیں۔ ذیل میں انہیں اہم بزرگ ومقدس ہستیوں میں سے چند اصحاب کی مالی قربانیوں کا اجمالی جائزہ لیں گے تاکہ ہم میں بھی ویسا ہی جذبۂ انفاق پیدا ہو جائے۔

بخشش بے طلب

تجارت وزراعت نے حضرت طلحہؓ کو کروڑ پتی بنا دیا تھا۔ وہ دنیائے سخاوت کے بادشاہ تسلیم کئے جاتے ہیں۔ ان کا دروازہ فقراء ومساکین کے لئے ہمیشہ کھلا رہتا تھا۔ قیس بن ابی حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت طلحہؓ سے زیادہ کسی کو بخشش بے طلب میں پیش پیش نہ دیکھا۔ وہ لاکھوں دینار و درہم راہ خدا میں لٹا دینے کے بعد بھی کثیر دولت اہل وعیال کے لئے چھوڑ گئے تھے۔ جس کا حساب کچھ اس طرح ہے۔ بائیس لاکھ درہم، دو لاکھ دینار، کثیر سیم وزر اور تین کروڑ درہم کی جائیداد غیر منقولہ وغیرہ۔

جود وسخا

حضرت زبیر بن العوامؓ شروع میں بہت مفلس تھے، لیکن سخاوت کے سبب ان کے رزق کی آمد میں برکت ہوئی تو کچھ عرصہ میں کروڑ پتی بن گئے۔ ان کے دولت مند ہونے کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ ان کے تمام مال کا تخمینہ پانچ کروڑ دو لاکھ درہم (یا دینار) کیا گیا تھا۔ جو جائیداد منقولہ کی صورت میں تھا۔ جوار مدینہ میں ایک جھاڑی تھی اور دیگر مقامات پر بھی عمارتیں تھیں۔ خاص مدینہ طیبہ میں گیارہ، بصرہ میں دو اور مصر وکوفہ میں ایک ایک مکان تھا۔ ان کو مال غنیمت سے گرانقدر رقم ملتی تھی۔ لیکن ان کا اصلی ذریعہ معاش تجارت تھا۔ ان کے پاس ایک ہزار غلام تھے جو روزانہ اجرت پر کام کرتے تھے اور کثیر رقم لاتے تھے۔ لیکن اس کی آمدنی میں سے وہ ایک حبہ بھی اپنی ذات پر یا اہل وعیال پر صرف کرنا پسند نہ کرتے تھے بلکہ صدقہ کر دیتے تھے۔

محتاجوں کے لئے وقف

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی مالی حیثیت سے نہایت فارغ البال تھے، خلافت کی جانب سے آخر وقت تک۔ وفات کے وقت بھی انہوں نے پچاس ہزار دینار اور ایک ہزار گھوڑے راہ خدا میں وقف کئے۔ اصحاب بدر میں سے اس وقت تک جتنے صحابہؓ (کم وبیش ایک سو) بقید حیات تھے۔ انہوں نے ہر ایک کے لئے چار سو دینار کی وصیت کی اور سب نے اس وصیت سے استفادہ کیا۔

مقالہ خصوصی ...... امریکی صدر سے قادیانی کی ملاقات

مولانا اللہ وسایا

الحمدللہ و کفٰی و سلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی. اما بعد!

آج کل قادیانی جماعت کی امریکی صدر ٹرمپ کے سامنے مملکت خداداد پاکستان کی شکایت سے قادیانی مسئلہ نے ایک بار پھر نئی صورتحال کو جنم دیا ہے۔ اس تناظر میں چند ضروری گزارشات پیش خدمت ہیں:

جملہ اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ سب سے پہلے نبی سیدنا آدم علیہ السلام تھے اور سب سے آخری نبی سیدنا محمد عربی ﷺ ہیں۔

جملہ اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے آنحضرت ﷺ اللہ رب العزت کے آخری نبی ہیں، آپ کا دین آخری دین ہے، آپ کی شریعت آخری شریعت ہے، آپ کی اُمت آخری اُمت ہے، اور آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس پر نازل ہونے والی سماوی کتاب ''قرآن مجید'' اللہ رب العزت کی آخری کتاب ہے۔

جملہ اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ جس طرح اللہ رب العزت اپنی ذات و صفات میں وحدہٗ لاشریک ہیں، اسی طرح آنحضرت ﷺ بھی خاتم النبیین ہونے میں وحدہٗ لاشریک ہیں۔ اس لئے کہ اللہ رب العزت نے سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا محمد ﷺ تک ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں سے سوائے آنحضرت ﷺ کے کسی کے سر مبارک پر ختم نبوت کا تاج نہیں رکھا۔

اس لئے جس طرح اللہ تعالیٰ کی توحید کا منکر مسلمان نہیں۔ اسی طرح آپ ﷺ کی ختم نبوت کا منکر بھی مسلمان نہیں۔ یہی وجہ ہے سراج الائمہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: ''ان دعوۃ النبوۃ بعد نبینا کفر بالاجماع (فقہ اکبر)'' ہمارے نبی حضور سرورکائنات ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ بالاجماع کفر ہے۔ چنانچہ اسلام کی تاریخ گواہ ہے کہ قرنِ اوّل سے لے کر آج تک، جب بھی، کہیں، کسی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تو اُمت مسلمہ نے ایک لمحہ تاخیر کئے بغیر، متفقہ اور اجماعی مؤقف اختیار کیا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویدار جھوٹا اور مکار ہے، جھوٹا مدعی نبوت اور اس کے متبعین ملت اسلامیہ سے خارج ہیں، ان کا اسلام اور اہل اسلام سے کوئی تعلق نہیں، یہ کہ وہ اُمت محمدیہ سے خارج ہیں۔

تاریخ شاہد ہے کہ خیر القرون کے زمانے میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں حضور سرورکائنات ﷺ کی اُمت کا سب سے پہلا اجماع اس پر منعقد ہوا کہ مسیلمہ کذاب اور اس کے متبعین کا اُمت اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ دائرۂ اسلام سے خارج، غیر مسلم اور کافر ہیں۔

چنانچہ آگے چل کر ہمارے ہمسایہ ملک ایران میں ایک جھوٹا مدعی نبوت کھڑا ہوا۔ جس نے نبی، مسیح موعود اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ تب اس وقت کی دینی قیادت نے متفقہ موقف اختیار کیا کہ یہ بہاء اللہ ایرانی اور اس کے ماننے والوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ مسلم اُمہ کا حصہ نہیں۔ اسلام کے دائرہ وسوسائٹی سے خارج ہیں۔

پاک وہند میں انگریزی راج کے وقت مشرقی پنجاب کے ایک دیہات وگاؤں قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں ایک شخص جس کا نام مرزا غلام احمد قادیانی تھا۔ اس نے اپنے آپ کو نبی، مسیح موعود، مہدی معہود بلکہ اپنے آپ کو خدا خالق ارض وسماء، محمد رسول اللہ، نجات دہندہ وغیرہ کے کفریہ دعوے کئے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے ان دعاوی کے سامنے آتے ہی علمائے لدھیانہ میں سے مولانا محمد لدھیانوی، مولانا رحمت اللہ کیرانوی مہاجر مکی، مولانا احمد علی محدث سہارنپوری، مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی، مولانا غلام دستگیر قصوری، مولانا نذیر حسین دہلوی، مولانا محمد حسین بٹالوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا علی الحائری، غرض اُمت کے تمام طبقات ومکاتب فکر نے مرزا قادیانی کی تحریرات کی رو سے متفقہ اور اجماعی فیصلہ وفتوئ کے ذریعہ قرار دیا کہ مرزا قادیانی کا مسیلمہ کذاب، و بہاء اللہ ایرانی ایسے مدعیان نبوت، مسیحیت ومہدویت کی طرح اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

آگے چل کر قیام پاکستان سے قبل علامہ اقبال مرحوم نے جواہر لعل نہرو کو اپنے ایک مکتوب کے ذریعہ فرمایا کہ: ''قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔'' رہی قادیانیوں کی پاکستان دشمنی تو دنیا جانتی اور مانتی ہے کہ قادیانی جماعت کا الہامی عقیدہ ہے کہ پاکستان کا معرض وجود میں آنا یعنی تقسیم یہ عارضی ہے، دوبارہ اکھنڈ بھارت بنے گا۔ قیام پاکستان کے وقت قادیانیوں نے پاکستانی قیادت کے موقف کے خلاف خود کو علیحدہ قرار دے کر گورداسپور کو بھارت میں شامل کرا کر کشمیر کے لئے بھارت کو واحد راستہ مہیا کیا۔

پاکستان کے بانی قائداعظم مرحوم کے جنازہ میں قادیانی ظفر اللہ خان نے موجود ہوتے ہوئے کہ یہ کہہ کر جنازہ میں شرکت نہ کی کہ: قائداعظم کو جب مسلمان نہیں سمجھتا تو اس کا جنازہ کیوں کر پڑھتا؟

ماریشس، بہاولپور، مصر، شام، لیبیاء، عرب امارات، جوہانسبرگ، سعودی عرب کی عدالت ہائے عظمٰی وعدالت ہائے عالیہ نے قادیانی عقائد ونظریات کے باعث دلائل وبراہین کی روشنی میں قادیانی تحریرات کے ملاحظہ ومشاہدہ کے بعد قادیانیوں کے متعلق فیصلہ دیا کہ یہ اُمت مسلمہ میں شامل نہیں، یہ مسلمان نہیں بلکہ غیر مسلم ہیں۔ چنانچہ اپریل ۱۹۷۴ء میں ''رابطہ عالم اسلامی'' کا اجلاس حرم کعبہ کے زیر سایہ مکہ مکرمہ میں منعقد ہوا۔ جس میں دنیا بھر کی ایک سو بیالیس مسلم تنظیموں کے جید علماء، مشائخ ومفتیان اکابر واعاظم نے متفقہ طور پر قرار دیا کہ قادیانی مسلمان نہیں۔ اس اجلاس نے مسلم ممالک سے بھی اپیل کی کہ

قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے کر ان کے ساتھ غیر مسلموں کا معاملہ کیا جائے۔ یہ اسلام اور مسلمانوں میں شامل نہیں۔ یہ اسلام و اہل اسلام کی نمائندگی کے قطعاً مستحق نہیں۔

اس وقت مشرق سے لے کر مغرب تک دنیا بھر کے تمام براعظموں کے مسلمان، منبر و محراب، دارالافتاء، مساجد و مدارس، تمام مسلم تنظیمات، اُمت مسلمہ کے تمام خورد و کلاں، عرب و عجم قادیانیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ اس بات کو یہاں چھوڑ کر اب آپ یہ خبر ملاحظہ کریں کہ:

''میرا تعلق احمدیہ ''مسلم'' کمیونٹی سے ہے۔ (۱) ۱۹۷۴ء میں ہمیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ ہمارے گھر بھی لوٹ لئے گئے اور دُکانیں بھی۔ کئی گھروں کو آگ لگا دی گئی۔ (۲) تو میں ربوہ آ گیا اور سرگودھا میں کتابوں کا کام کرتا تھا۔ جس پر انہوں نے مجھے سزا دی۔ پانچ سال قید با مشقت اور چھ لاکھ روپے جرمانہ، سوا تین سال بعد اب میں رہا ہو کر آیا ہوں۔ ہم بڑے پر امن طریقے سے یہاں (امریکہ) میں رہتے ہیں۔ (۳) میں یہاں (امریکہ میں) اپنے آپ کو مسلمان کہہ سکتا ہوں۔ مگر پاکستان میں نہیں کہہ سکتا۔ (۴) ہماری جماعت بڑی پر امن جماعت ہے۔ (۵) وہ ہمیں گالیاں دیتے ہیں، ہمارے گھروں کو آگ لگاتے ہیں۔''　(روزنامہ اسلام اداراتی صفحہ مورخہ ۲۱؍ جولائی ۲۰۱۹ء)

یہ وہی گفتگو کا متن ہے جو عبدالشکور قادیانی نے امریکی صدر ٹرمپ سے ملاقات کے دوران کی۔ فقیر نے اس پر نمبر لگا دیئے ہیں۔ ذیل میں اسی ترتیب سے گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں۔

۱...... ۱۹۷۴ء میں ہمیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ ہمارے گھر بھی لوٹ لئے گئے اور دُکانیں بھی۔

اس میں دو باتیں قابل غور ہیں۔ غیر مسلم قرار دیا جانا، یہ کہ ہمارے گھر لوٹ لئے گئے۔

قادیانی غیر مسلم: تسلیم ہے کہ پاکستان میں آئینی طور پر انہیں ۷؍ ستمبر ۱۹۷۴ء کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ لیکن جہاں تک قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کا تعلق ہے وہ اس آئینی فیصلہ سے قبل بھی غیر مسلم تھے اور مشرق و مغرب کے مسلمان انہیں غیر مسلم سمجھتے تھے اور آج بھی سمجھتے ہیں، اور جب تک جسم میں جان باقی ہے، انہیں غیر مسلم سمجھیں گے۔ قادیانی اور ان کے ہم نوا توجہ فرمائیں کہ رحمت عالم ﷺ کے بعد جھوٹے مدعی نبوت کو خیر القرون کے زمانے سے اُمت غیر مسلم سمجھتی آئی ہے۔ اس کی تفصیلات پہلے گزر چکی ہیں۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ: ''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''　(دافع البلاء ص ۱۱، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱)

مرزا قادیانی نے لکھا کہ: ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔''　(ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷)

مرزا قادیانی کے ان دعاوی پر پوری اُمت نے مرزا اور اس کے متبعین کو اس آئینی فیصلہ سے نوے سال پہلے غیر مسلم قرار دیا۔ ہمارے نزدیک یہ فتویٰ دین اسلام کے عین مطابق ہے۔ ہاں! اگر آپ کے نزدیک یہ جرم ہے تو آپ حضرات کا مرزا قادیانی کے متعلق کیا خیال ہے۔ جس نے پوری اُمت مسلمہ کو اپنے

کو نہ ماننے کی وجہ سے نان مسلم قرار دیا۔ جہنمی اور کافر کہا۔ اگر مرزا قادیانی پوری کائنات کے مسلمانوں کو کافر کہے تو یہ تمام قادیانیوں کے ایمان کا حصہ ہے، اور اگر مسلمان، قادیانیوں کے متعلق یہ فیصلہ کریں، ان کی پارلیمنٹ یہ فیصلہ کرے، مقامی عدالتوں سے سپریم کورٹ تک کی عدالتیں یہ فیصلہ دیں تو اس پر واویلا۔ یہ دوہرا معیار کیوں؟

اس قادیانی کا یہ کہنا کہ ۱۹۷۴ء میں ہمارے گھر لوٹ لئے گئے۔

اس ضمن میں ۱۹۷۴ء کے حالات کو سامنے رکھنا ہوگا۔ ۲۲؍ مئی ۱۹۷۴ء کو نشتر میڈیکل کالج کے طلبہ سوات کی سیاحت کے لئے چناب ایکسپریس کے ذریعے ملتان سے پشاور جارہے تھے۔ ٹرین جب ربوہ کے اسٹیشن پر پہنچی تو قادیانیوں نے ان طلبہ سمیت سواریوں میں قادیانی لٹریچر اور اپنا اخبار ''الفضل'' تقسیم کیا۔ قادیانیوں کے اس عمل سے طلبہ میں اشتعال پھیلا اور انہوں نے نعرے لگائے۔ اگر قادیانی لٹریچر تقسیم نہ کرتے تو نہ اشتعال پھیلتا نہ نعرے لگتے۔ اس اشتعال کا باعث قادیانی جماعت کا مسلمان سواریوں میں لٹریچر تقسیم کرنا تھا تو اصل مجرم کون؟ پھر یہ طلبہ اسی ٹرین سے ۲۹؍ مئی کو واپس آرہے تھے۔ گاڑی جب ربوہ اسٹیشن پر رکی تو سرگودھا سے لالیاں تک جو قادیانی اس گاڑی میں سوار ہوئے تھے انہوں نے ان نہتے اور بے خبر سوئے طلبہ کو برتھوں سے اٹھا کر اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر اچھالا۔ اس وقت قادیانی خلافت کے معتمد مرزا طاہر کی قیادت میں ہاکیوں، لوہے کے ہنٹروں، آہنی مکّوں اور لاٹھیوں سے مسلح ربوہ کے قادیانی نوجوانوں نے ربوہ پلیٹ فارم پر ان مسلمانوں کو مارا پیٹا، ظلم وستم، بربریت کا طوفان برپا کیا۔ مسلمان طلبہ کی کلائیاں، ناک، سر، پیشانیاں پھوڑیں۔ مار مار کر ان کو ادھ موا کیا گیا۔ اس زمانہ میں پنجاب کے وزیر اعلیٰ جناب حنیف رامے تھے۔ انہوں نے ہائیکورٹ کے جج مسٹر جسٹس صمدانی پر مشتمل انکوائری کمیشن مقرر کیا۔ اس میں جو گواہیاں ہوئیں وہ سارا ریکارڈ چھپ گیا ہے۔ دنیا میں اگر کوئی انصاف پسند قادیانی ہے اس کے ضمیر پر میں دستک دیتا ہوں کہ اس واقعہ کے بعد اگر ملک میں تحریک چلی تو انصاف فرمائیں کہ اس تحریک کا باعث اور پورے ملک کو تحریک میں دھکیلنے کی بنیاد کس نے فراہم کی؟

قادیانی جماعت آج اپنی مظلومیت کا فرضی اور خودساختہ ڈھنڈورا پیٹنے کی بجائے اپنی اداؤں پر غور کرے۔ دعویٰ سے کہا جاسکتا ہے کہ قادیانیوں کی اس بربریت کے باوجود پورے ملک میں مجموعی طور پر ۱۹۷۴ء کی تحریک پرامن رہی۔ جہاں کہیں اکا دکا واقعات ہوئے ان کا باعث بھی وہاں کے قادیانیوں کی اشتعال انگیزی تھی۔ قادیانیوں کی یہ ہمیشہ سے تکنیک رہی ہے کہ وہ پہلے اشتعال انگیزی کے ذریعہ مسلمانوں کو للکارتے ہیں۔ پھر اپنی خودساختہ مظلومیت کو بیرونی دنیا میں کیش کرا کر پناہ حاصل کرتے ہیں۔ یہ قادیانی جماعت کا کاروبار ہے۔ اس کے سہارے اس وقت وہ امریکہ، یورپ کی عیاشیوں میں مست ہورہے ہیں۔

قادیانی عوام کو قادیانی قیادت دھوکہ میں رکھ کر ان سے یہ حرکتیں کراتے ہیں تاکہ قیادت کا کاروبار چمکتا رہے۔ دھندہ ماند نہ پڑے۔ جب تک احمق مرید موجود ہیں قادیانی قیادت ان کا خون پسینہ چوستی رہے گی۔ قادیانی قیادت جونک کی طرح جب تک اپنا پیٹ فل نہیں کر لیتی اس وقت تک یہ سارا ڈرامہ دہرایا جاتا رہے گا۔شکور قادیانی کا ٹرمپ کے سامنے سارا ڈرامہ بھی اسی پالیسی کا لازمی حصہ ہے۔ ورنہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ پاکستان میں قادیانی کمیونٹی کے لوگ راضی خوشی رہ رہے ہیں۔ مکانات محفوظ ہیں، کاروبار چل رہا ہے۔ کوئی روک ٹوک نہیں۔ اس کے باوجود پاکستان دشمنی میں اندھے ہوکر پاکستان کو بدنام کرنا، اس پر ہمارے عوام، حکمران، فوج، سول، عدلیہ، میڈیا سب کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں کہ تمام تر اقلیتوں کو جتنا تحفظ پاکستان میں حاصل ہے اتنا کہیں اقلیتوں کو یہ تحفظ حاصل نہیں۔ اس کے باوجود قادیانیوں کا پروپیگنڈہ صرف اور صرف پاکستان کو بدنام کرنے کی ناپاک سازش کے سوا کچھ نہیں۔

قادیانیوں کا فرض بنتا تھا کہ وہ پارلیمنٹ کے فیصلہ کو مان لیتے تو تنازعہ ختم ہو جاتا۔ جان کر وہ آئین سے انحراف کر کے ملک سے بغاوت کے مرتکب ہو رہے ہیں اور پاکستان کو بدنام کر کے اس کے لئے مشکلات کے پہاڑ کھڑے کر رہے ہیں۔ کاش! ہمارے مقتدر ادارے و حکمران اس چال کو سمجھ کر ملک کی صحیح وکالت کا کردار ادا کرتے۔ باقی رہی قانون میں تبدیلی تو ؎

”ایں خیال است و محال است و جنوں“

۲...... اس کے بعد میں سرگودھا سے ربوہ آ گیا اور کتابوں کی نشر و اشاعت کرتا تھا کہ مجھے گرفتار کر کے سزا دی گئی۔

یہاں پر پاکستان کے خلاف شکایت کنندہ شکور قادیانی خالصتاً کذب بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ شکور صاحب کتابیں چھاپتے نہیں تھے، وہ قادیانی جماعت کی شائع شدہ ممنوعہ کتب فروخت کرتے تھے۔ جن کتابوں پر پابندی ہے ان کو فروخت کرنا، یہ خلاف قانون حرکت، مجرمانہ فعل، قابل مذمت اور قابل دست اندازی پولیس کیس تھا۔

پنجاب گورنمنٹ نے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب پر پابندی لگائی۔ پہلے دیکھئے کہ یہ پابندی کیوں لگی۔ ان کتابوں میں جو ہفوات وخرافات درج تھیں۔ وہ ذیل کے حوالہ جات سے معلوم ہو جائیں گی کہ یہ قادیانی اس طرح کی ان کتب کو شائع کر کے ملک میں کیا پیغام دینا چاہتے تھے۔ ہزاروں صفحات کی خرافات سے چند قادیانی عقائد پر ذیل میں نظر دوڑائیں۔

✿...... ”وہ خدا جو ہمارا خدا ہے ایک کھا جانے والی آگ ہے۔“ (سراج منیر ص۵۵، خزائن ج۱۲ ص۶۳)

✿...... ”وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔“ (تجلیات الٰہیہ ص۲، خزائن ج۲۰ ص۳۹۶)

✿...... ''میں (مرزا) نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں، اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔''
(کتاب البریہ ص۷۸، خزائن ج۱۳ ص۱۰۳)

✿...... ''انت منی بمنزلة اولادی. اے مرزا تو مجھ سے میری اولاد جیسا ہے۔''
(اربعین نمبر۴ ص۱۹ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۴۵۲)

✿...... ''خاطبنی اللہ بقولہ اسمع یا ولدی. اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ کہہ کر خطاب کیا کہ اے میرے بیٹے سن۔'' (البشریٰ ج۱ ص۴۹)

✿...... ''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

✿...... ''یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت (ﷺ) کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔''
(حقیقت النبوۃ ص۲۲۸)

✿...... ''آنحضرت ﷺ کے تین ہزار معجزات ہیں۔'' (تحفہ گولڑویہ ص۴۰، خزائن ج۱۷ ص۱۵۳)

✿...... ''میرے (مرزا کے) نشانات کی تعداد دس لاکھ ہے۔'' (براہین احمدیہ ص۵۶، خزائن ج۲۱ ص۷۲)

✿...... ''نشان، معجزہ، کرامت اور خرق عادت ایک چیز ہے۔'' (نصرۃ الحق ص۵۰، خزائن ج۲۱ ص۶۳)

✿...... ''سوال نمبر۵ ایسے موقع پر مسلمان معراج پیش کر دیتے ہیں۔ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ معراج جس وجود سے ہوا تھا وہ یہ گنے موتنے والا وجود تو نہ تھا۔'' (ملفوظات احمدیہ ج۹ ص۴۵۹)

✿...... محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(اخبار بدر قادیان، مؤرخہ ۲۵؍اکتوبر ۱۹۰۶ء)

✿...... بڑی فتح مبین: اور اظہار افضلیت کے لئے ایک عنوان یہ اختیار کیا گیا کہ مرزا قادیانی کے زمانہ کی فتح مبین، آنحضرت ﷺ کی فتح مبین سے بڑھ کر ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو: ''اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانے میں گزر گیا اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا وقت ہو۔'' (خطبہ الہامیہ ص۱۹۳،۱۹۴، خزائن ج۱۶ ص۲۸۸)

✿...... ذہنی ارتقاء: یہ بھی کہا گیا کہ مرزا قادیانی کا ذہنی ارتقاء آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر تھا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو: ''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا ذہنی ارتقاء آنحضرت ﷺ سے زیادہ تھا اور یہ جزوی فضیلت ہے جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو آنحضرت ﷺ پر حاصل ہے۔ نبی کریم کی ذہنی استعدادوں کا پورا ظہور

بوجہ تمدن کے نقص کے نہ ہوا اور نہ قابلیت تھی، اب تمدن کی ترقی سے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ذریعہ ان کا پورا ظہور ہوا۔“ (ریویو مئی ۱۹۲۹ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۶۶، اشاعت نہم مطبوعہ لاہور)

✿...... مرزا بعینہٖ ”محمد رسول اللہ“: مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ (نعوذ باللہ) ”مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ“ ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو: ”مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ. اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔“ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۱، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۷)

✿...... ”پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں! اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔“

(کلمۃ الفصل ص ۱۵۸)

✿...... ”جب کہ میں (مرزا قادیانی) بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا؟“ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۲)

✿...... مرزا خاتم النبیین: جب قادیانی عقیدہ کے مطابق محمد رسول اللہ کی قادیانی بعثت، جو مرزا قادیانی کی بروزی شکل میں ہوئی، بعینہٖ محمد رسول اللہ کی بعثت ہے تو مرزا قادیانی بروزی طور پر خاتم النبیین بھی ہوا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو: ”میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت: ”وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ“ بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔“ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۲)

✿...... ”مبارک ہیں وہ جس نے مجھے پہچانا، میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔“ (کشتی نوح ص ۵۶، خزائن ج ۱۹ ص ۶۱)

✿...... مرزا افضل الرسل: ”آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا (مرزا قادیانی کا) تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔“ (مرزا کا الہام مندرجہ تذکرہ طبع دوم ص ۳۴۶)

✿...... زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر نبی رسول نہاں بہ پیراہنم

(نزول المسیح ص ۱۰۰، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۸)

ترجمہ: زندہ ہوا ہر نبی میری (مرزا قادیانی کی) آمد سے۔ تمام رسول میرے کرتہ میں چھپے ہوئے ہیں۔

✿...... ”اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح (علیہ السلام) کے زمانہ میں وہ

نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۷، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۵)

۞...... ’’پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزا) اسرائیلی یوسف (علیہ السلام) سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا۔ مگر یوسف بن یعقوب (علیہما السلام) قید میں ڈالا گیا۔‘‘

(براہین احمدیہ پنجم ص ۷۶، خزائن ج ۲۱ ص ۹۹)

۞...... ’’خدا تعالیٰ نے مجھے (مرزا قادیانی کو) تمام انبیاء کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت (ﷺ) کے نام کا میں مظہر ہوں، یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔‘‘

(حقیقت الوحی ص ۷۲، خزائن ج ۲۲ ص ۷۶)

۞...... عیسیٰ علیہ السلام کی توہین: ’’مسیح (علیہ السلام) کا چال چلن کیا تھا؟ ایک کھاؤ، پیو، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔‘‘ (مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۱ تا ۲۴)

۞...... ’’ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لئے افیون مفید ہوتی ہے۔ پس علاج کے لئے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی۔ لیکن اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کر لوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔‘‘ (نسیم دعوت ص ۶۹، خزائن ج ۱۹ ص ۴۳۴، ۴۳۵)

۞...... ’’آپ (یسوع مسیح) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

۞...... ’’لیکن مسیح کی راست بازی اپنے زمانے میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا یا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا۔ مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا۔ کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔‘‘ (مقدمہ دافع البلاء حاشیہ، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۰)

۞...... ’’یہ بھی یاد رہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹)

...... ’’عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۶ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۹۰)

...... ’’ممکن ہے کہ آپ (یسوع مسیح) نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور بیماری کا علاج کیا ہو۔ مگر آپ کی بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا۔ جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے۔ خیال ہوسکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے۔ اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ ظاہر ہوا ہو تو وہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہ تھا۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۷ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۹۱)

...... ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص۲۰، خزائن ج۱۸ ص۲۴۰)

...... ’’تجویز آئی کہ ایسا رسالہ شائع کریں جس میں مرزا کا نام نہ ہو۔ مگر حضرت اقدس (مرزا) نے اس تجویز کو اس بناء پر رد کر دیا کہ مجھ کو چھوڑ کر کیا مردہ اسلام کو پیش کرو گے۔‘‘

(اخبار الفضل قادیان ج۱۶ ش۳۲، مورخہ ۱۹ر اکتوبر ۱۹۲۸ء)

...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین: ’’جیسا کہ ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔‘‘

(اعجاز احمدی ص۱۸، خزائن ج۱۹ ص۱۲۷)

...... خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی توہین: ’’پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی (مرزا) تم میں موجود ہے۔ تم اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی (رضی اللہ عنہ) کی تلاش کرتے ہو۔‘‘

(ملفوظات احمدیہ ج۱ ص۱۳۱، ج۲ ص۱۴۲)

...... ’’ابوبکر وعمر (رضی اللہ عنہما) کیا تھے وہ تو حضرت غلام احمد کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔‘‘

(ماہنامہ المہدی بابت جنوری ۲، ۳ر فروری ۱۹۱۵ ص۵۷ احمدیہ انجمن اشاعت لاہور)

...... حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی توہین: ’’اے قوم شیعہ! تو اس پر مت اصرار کرو کہ حسین (رضی اللہ عنہ) تمہارا منجی ہے۔ کیونکہ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا) ہے جو اس حسین (رضی اللہ عنہ) سے بڑھا ہوا ہے۔‘‘ (دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸ ص۲۳۳)

...... ’’حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا (مرزا کا) سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں (مرزا) اس میں سے ہوں۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ ص۵، خزائن ج۱۸ ص۲۱۳)

۞...... ”حضرت مسیح موعود (مرزا) نے فرمایا:

کربلا ئیست سیر ہر آنم　　صد حسین است در گریبانم

کہ میرے گریبان میں سو حسین (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ لوگ اس کے معنی یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے فرمایا ہے کہ میں سو حسین (رضی اللہ عنہ) کے برابر ہوں لیکن میں (مرزا بشیر الدین) کہتا ہوں۔ اس سے بڑھ کر، اس کا مفہوم یہ ہے کہ سو حسین (رضی اللہ عنہ) کی قربانی کے برابر میری (مرزا کی) ہر گھڑی کی قربانی ہے۔“

(خطبہ مرزا بشیر الدین، مندرجہ الفضل ج ۱۳ ش ۸۰، مورخہ ۲۶ رجنوری ۱۹۲۶ء)

۞...... آسمانی وحی کا دعویٰ: ”جو کچھ میں اللہ کی وحی سے سنتا ہوں، خدا کی قسم اسے ہر قسم کی خطاء سے پاک سمجھتا ہوں۔ قرآن کی طرح میری وحی خطاؤں سے پاک ہے۔ یہ میرا ایمان ہے...... خدا کی قسم یہ کلام مجید ہے، خدائے پاک وحدہ کے منہ سے۔“ (نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷ ترجمہ)

۞...... ”میں (مرزا) خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے (مرزا) پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔“

(حقیقت الوحی ص ۲۱۱، خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۰)

۞...... ”یہ بھی مدت سے الہام ہو چکا ہے کہ: ”اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ“ میں نے دل میں کہا کہ واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔“ (ازالہ اوہام ص ۷۷،۷۶ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۱۴۰،۱۳۹)

۞...... زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(درثمین اردو کلام مرزا قادیانی ص ۵۰)

۞...... ”حضرت مسیح موعود (مرزا) نے فرمایا کہ جو لوگ قادیان نہیں آتے مجھے ان کے ایمان کا خطرہ رہتا ہے۔“ (انوار خلافت ص ۱۱۷)

۞...... ”ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے...... جیسا کہ حج میں رفث، فسوق اور جدال منع ہے۔“

(خطبہ محمود مندرجہ برکات خلافت ص ۵، مجموعہ تقاریر بشیر جلسہ سالانہ ۱۹۱۴ء)

۞...... ”جیسے احمدیت کے بغیر یعنی مرزا کو چھوڑ کر جو اسلام باقی رہ جاتا ہے وہ خشک اسلام ہے۔ اسی طرح اس ظلی حج (جلسہ قادیان) کو چھوڑ کر مکہ والا حج بھی خشک رہ جاتا ہے۔“ (پیغام صلح مورخہ ۱۹ راپریل ۱۹۳۳ء)

۞...... ”لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں۔ مگر اس جگہ (قادیان میں) ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر، کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی ہے۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۵۲، خزائن ایضاً)

۞...... سیدنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے متعلق لکھا: ''مجھے (مرزا) ایک کتاب کذاب (پیر مہر علی شاہ) کی طرف سے پہنچی ہے وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن ہے۔ پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت ہو۔ تو ملعون (پیر صاحب) کے سبب سے ملعون ہوگئی۔ پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔''

(اعجاز احمدی ص ۷۵، خزائن ج۱۹ ص ۱۸۸)

۞...... مرزا پر ایمان نہ لانے والے مسلمان ''کافر'' ہیں: ''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا) کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔'' (آئینہ صداقت ص ۳۵، مصنفہ مرزا محمود احمد)

۞...... ''جو ہماری (مرزا کی) فتح کا قائل نہ ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔'' (انوار الاسلام ص ۳۰، خزائن ج۹ ص ۳۱)

۞...... ''میرے مخالف جنگلوں کے سؤر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔''

(نجم الہدیٰ ص ۱۰، خزائن ج۱۴ ص ۵۳)

۞...... ''میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے، مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷، ۵۴۸، خزائن ج۵ ص ۵۴۷، ۵۴۸)

۞...... ''خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری (مرزا کی) دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔'' (تذکرہ ص ۶۰۷، الہام، مارچ ۱۹۰۶ء)

۞...... ''حضرت مسیح موعود کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے۔ اس کی تعمیل کرنا بھی ہر احمدی کا فرض ہے۔'' (برکات خلافت، مجموعہ تقاریر محمود ص ۲۵)

۞...... ''ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریم (ﷺ) نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا...... دینی تعلقات کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں کہ نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔'' (کلمۃ الفصل ج۱۴ نمبر۴ ص ۱۶۹، مصنفہ مرزا بشیر احمد پسر مرزا کادیانی)

۞...... ''ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں (مسلمانوں) کو مسلمان نہ سمجھیں اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔'' (انوار خلافت ص ۹۰، از مرزا بشیر الدین محمود)

✿...... ''غیر احمدی مسلمانوں کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ حتیٰ کہ غیر احمدی معصوم بچے کا بھی جائز نہیں۔''

(انوار خلافت ص۹۳ از مرزا بشیرالدین، الفضل مورخہ ۲۱؍اگست ۱۹۱۷ء، الفضل مورخہ ۳۰؍جولائی ۱۹۳۱ء)

اسلامیان وطن! وطن عزیز کے نامور انصاف پسند شہریوں سے عدل وانصاف کے نام پر میری درخواست ہے وہ مندرجہ بالا حوالہ جات پر غور فرمائیں کہ کیا یہ کتابیں پاکستان کے امن وسلامتی کے منافی نہیں؟ اور اگر ہیں اور یقیناً ہیں تو پھر قادیانی حضرات بھی اپنی قیادت کے مطالبہ پر غور فرمائیں کہ وہ پاکستان میں کیا تبلیغ چاہتے ہیں؟ یہی کہ یہ کتابیں چھاپنے اور تقسیم کا حق دیا جائے؟ ربِ محمد کی قسم! اس کاوش کا قلع قمع کرنا ہر محبِ وطن کا فرض ہے۔ حکومت وعوام سب کا۔

۳...... میں یہاں امریکہ میں خود کو مسلمان کہہ سکتا ہوں پاکستان میں نہیں۔

اس پر قادیانی حضرات سے گزارش ہے کہ وہ سوچیں کہ آپ کی قیادت اپنے اس بغل بچہ سے کیا کہلوا رہی ہے؟ کیا امریکہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ تمام دنیا کے مسلمانوں کے عقائد وایمان میں مداخلت کرے؟ یہ مداخلت فی الدین ہے۔ صرف پاکستان نہیں پوری دنیا کے مسلمان قادیانیوں کو غیر مسلم سمجھتے ہیں۔ خود مسیحی حضرات کے ہاں ایک فرقہ ہے جو خود کو ''وینٹس مسیحا'' گو اہان مسیح کے نام سے پکارتے ہیں اور مسیحی ہونے کے مدعی ہیں۔ مگر دنیا کی کوئی مسیحی سلطنت ان کو مسیحی نہیں مانتے۔ اگر یہ مدعی مسیحیت، مسیحی عقائد کے خلاف عقیدہ رکھ کر مسیحی نہیں ہوسکتے تو قادیانی بھی مسلمانوں کے خلاف عقائد رکھ کر خود کو مسلمان نہیں کہلا سکتے۔

ہاں! اگر قادیانیوں کا خیال ہے کہ امریکہ پاکستان کی پارلیمنٹ کے فیصلے کو کالعدم قرار دلوائے، تو یہ بات قادیانیوں کے سوچنے کی ہے کہ وہ کیا مطالبہ کررہے ہیں؟ امریکہ، برطانیہ، فرانس، جرمنی کی پارلیمنٹ اگر خود مختار ہے ان کے فیصلے، ان کے قانون کا حصہ ہیں تو پاکستان بھی خود مختار ملک ہے، اس کی پارلیمنٹ کا مثالی طور پر متفقہ فیصلہ بھی ہمارے آئین پاکستان کا حصہ ہے۔ قادیانی یا ٹرمپ کو ہرگز یہ حق نہیں دیا جاسکتا کہ وہ ہماری پارلیمنٹ کے فیصلہ کو سبوتاژ کرے۔ اگر قادیانی یہ سمجھتے ہیں تو وہ اپنی خواب خیالی سے باز آئیں! اس میں ہمارے سے کہیں زیادہ ان کا اپنا فائدہ ہے۔ کبھی نہ بھولیں کہ پاکستانی قوم، اسلامیانِ وطن اپنے ملک کی خود مختاری، پارلیمنٹ کی آزادی، اسلام اور ایمان کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے قادیانی سازشوں کو ناکام بنائیں گے۔ قادیانی گیدڑ بھبکیاں ہمارے نزدیک گوز شتر سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتیں!

قیامت کی صبح تک پاکستان بھی رہے گا، اسلام بھی رہے گا، آئین بھی رہے گا، محمد عربی ﷺ کی اُمت اور ختم نبوت بھی رہے گی۔ ملک وملت کے بدخواہ، ختم نبوت کے منکر اسلام کے دشمن اپنے انجام کو پہنچیں گے۔ اسلام، ختم نبوت اور ملک پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا۔ دیدہ باید!

۴...... ہماری جماعت پرامن ہے۔

بالکل ٹھیک ہے! جناب نے سو کی ایک کہی۔ لیکن آپ امریکہ کے صدر بہادر کے سامنے بھول گئے، کاش! آپ کو خیال رہتا کہ آپ کے متعلق برطانوی حکومت کے جج مسٹر جی. ڈی کھوسلہ سیشن جج گورداسپور نے مؤرخہ ۶؍جون ۱۹۳۵ء کو کیا لکھا تھا؟ کاش! وہ پڑھ لیتے تو میاں مٹھو بن کر قادیانی جماعت کی ''پرامنی'' کا دعویٰ نہ کرتے جو جج نے لکھا وہ یہ ہے:

''مرزائیت کی تاریخ: اپیلانٹ کے خلاف فرد جرم پر نظر ڈالنے سے پہلے چند واقعات کا بیان کرنا ضروری ہے جو معاملہ زیر بحث سے تعلق رکھتے ہیں۔ تقریباً پچاس برس کا عرصہ ہوا قادیان کے ایک شخص مسمّٰی غلام احمد نے دنیا کو اعلان کیا کہ وہ مسیح موعود ہے۔ اس اعلان کے ساتھ ہی اس نے اسلام کے ''اعلیٰ پادری'' کی حیثیت بھی اختیار کر لی اور ایک نئے فرقے کی بنیاد ڈال دی۔ جس کے ارکان اگرچہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے تھے لیکن ان کے بعض عقائد اور اُصولِ اسلام کے عام مسلمہ اُصولوں سے بالکل متضاد تھے۔ اس فرقے کا جو ''قادیانی'' یا ''مرزائی'' یا ''احمدی'' کہلاتا ہے، امتیازی نشان یہ ہے کہ اس کے ارکان اس فرقے کے بانی کی (جسے ''مرزا'' کہا جاتا ہے) نبوت پر کامل اعتقاد رکھتے ہیں۔ جو تحریک اس طرح شروع کی گئی اس نے جلدی ہی شکل پکڑی اور آہستہ آہستہ لیکن غیر مشتبہ طور پر بڑھنا شروع کیا اور اس کے پیرو چند ہزار کی تعداد میں ہو گئے۔ قدرتاً کچھ مخالفت ہوئی اور مسلمانوں کی اکثریت بانی فرقہ کی مذہبی فوقیت کے گھمنڈ سے سخت ناراض ہوئی۔ نوزائیدہ مذہب کے مخالفوں نے ''کافر'' کے الزام کا جو مرزا نے ان پر لگایا شدت سے جواب دیا۔ مگر قادیانیوں نے اس بیرونی تنقید کا بالکل خیال نہ کیا اور اپنے وطن قادیان میں مقامی طور پر محفوظ ہوتے ہوئے جہاں تک ہو سکا حالات کے مطابق خوشحال رہے۔

قادیانیوں کا تمرد اور دہشت انگیزی: مقابلۃً محفوظ ہونے کی اس حالت نے غرور پیدا کر دیا جس نے قادیانیوں میں تمام تمرد کی شکل اختیار کر لی۔ اپنے دلائل کو منوانے اور فرقے کو ترقی دینے کے لئے انہوں نے ان ہتھیاروں کا استعمال شروع کیا جن کو عام طور پر نہایت ناپسندیدہ کہا جائے گا۔ انہوں نے ان اشخاص کے دلوں میں جنہوں نے ان کی جماعت میں شامل ہونے سے انکار کیا، نہ صرف بائیکاٹ اخراج اور بعض اوقات اس سے بھی بدتر مصائب کی دھمکیوں سے دہشت انگیزی پیدا کی بلکہ اکثر انہوں نے ان دھمکیوں کو عملی جامہ پہنا کر اپنے تبلیغی سلسلہ کو مضبوط کیا۔ قادیان میں ایک والنٹیر کور مرتب کی گئی جس کا منشا غالباً اپنے احکام کو منوانے کے لئے قوت پیدا کرنا تھا۔ انہوں نے عدالتی اختیارات کا استعمال بھی اپنے ذمہ لیا۔ دیوانی مقدمات میں ڈگریاں صادر کی گئیں اور اجراء بھی کرایا گیا۔ فوجداری مقدمات میں سزا کے حکم سنائے گئے اور سزائیں بھی دی گئیں۔ لوگوں کو فی الحقیقت قادیان سے نکال دیا گیا۔ قصہ یہیں ختم نہیں ہوتا۔

قادیانیوں پر صریح الزام لگایا گیا کہ انہوں نے مکانوں کو تباہ کیا اور جلایا اور قتل تک بھی کیے۔

الزامات کا ثبوت: اس خیال سے کہیں یہ نہ سمجھا جائے کہ مذکورہ بالا واقعات محض احرار کے تخیل کی اختراع ہیں۔ یہ لازمی ہے کہ میں چند واقعی مثالیں بیان کردوں جو اس مقدمہ کی مثل پر لائی گئی ہیں۔

قادیان سے لوگوں کا اخراج: کم از کم دو اشخاص کو اپنے وطن قادیان سے باہر نکالا گیا۔ کیونکہ ان کے خیالات مرزا صاحب کے خیالات سے متفق نہ تھے۔ وہ اشخاص حبیب الرحمٰن اور اسماعیل ہیں۔ مثل پر ایک چٹھی ڈی۔ زیڈ ۳۳ موجود ہے جس کا کاتب خود موجودہ مرزا ہے اور جس میں حکم دیا گیا ہے کہ حبیب الرحمٰن گواہ صفائی نمبر ۲۸ کو قادیان میں آنے کی اجازت نہیں۔ اس چٹھی کو مرزا بشیر الدین محمود احمد گواہ صفائی نمبر ۳۷ نے تسلیم کیا ہے۔ گواہ صفائی نمبر ۲۰ (خان صاحب فرزند علی) نے تسلیم کیا ہے کہ اسماعیل کو جماعت سے خارج کیا گیا اور قادیان میں داخل نہ ہونے کا حکم دیا گیا۔ بہت سے دیگر گواہوں نے تشدد اور ظلم کی داستانیں بیان کی ہیں۔ بھگت سنگھ گواہ صفائی نمبر ۴۹ بیان کرتا ہے کہ مرزائیوں نے اس پر حملہ کیا۔ ایک شخص غریب شاہ کو قادیانیوں نے مارا اور جب اس نے مقدمہ کرنا چاہا تو کوئی شخص اس کی شہادت دینے کے لئے آگے نہ آیا۔ قادیانی ججوں کے فیصلہ کردہ مقدمات کی مثلیں پیش کی گئیں اور مثل پر موجود ہیں، مرزا قادیانی نے تسلیم کیا ہے کہ عدالتی اختیارات قادیان میں استعمال کیے جاتے ہیں اور ان معاملات میں وہ خود آخری عدالت اپیل ہے۔ عدالت کی ڈگریوں کے اجراء کیے جاتے ہیں اور ایک مثال بھی موجود ہے۔ جہاں ڈگری کے اجراء میں ایک مکان کو نیلام کیا گیا۔ قادیان میں ایک والنٹیئر کور کی موجودگی کی شہادت گواہ صفائی نمبر ۴۰ (مرزا شریف احمد) نے دی ہے۔

مولانا عبدالکریم مباہلہ کی داستان درد اور محمد حسین شہید کا قتل: علاوہ ازیں سب سے سنگین معاملہ عبدالکریم کا ہے جس کی داستان حقیقتاً ایک داستان درد ہے۔ اس شخص نے مرزائی مذہب قبول کیا اور قادیان کو چلا گیا۔ مگر وہاں اس کے دل میں مذہبی شکوک وشبہات پیدا ہوئے اور اس نے مرزائیت سے توبہ کی۔ تب اس پر ستم آرائی کی ابتداء ہوئی۔ اس نے ایک اخبار مباہلہ نامی جاری کیا۔ جس کا مقصد مرزائی جماعت کے معتقدات پر تنقید کرنا تھا۔ مرزا نے ایک تقریر میں جو دستاویز ڈی۔ زیڈ نمبر ۳۹ (الفضل مورخہ یکم اپریل ۱۹۳۰ء) میں شائع ہوئی ہے۔ اخبار مباہلہ والوں کی موت کی پیشین گوئی کی۔ اس تقریر میں ان لوگوں کی طرف اشارہ بھی کیا جو اپنے مذہب کی خاطر قتل کرنے کو بھی تیار ہوتے ہیں۔ اس تقریر کے جلد بعد عبدالکریم پر قاتلانہ حملہ بھی ہوا۔ لیکن وہ بچ گیا۔ ایک شخص محمد حسین عبدالکریم کی امداد کرتا تھا اور ایک فوجداری مقدمہ میں جو عبدالکریم کے خلاف چل رہا تھا۔ اس کا ضامن تھا اس پر فی الحقیقت حملہ ہوا۔ اور اسے قتل کردیا گیا۔ قاتل پر مقدمہ چلا اور اسے پھانسی کی سزا دی گئی۔

قاتل کی عزت افزائی: پھانسی کے حکم کی تعمیل ہوئی اور پھانسی پانے کے بعد لاش قادیان میں لائی گئی اور بڑی دھوم دھام سے اسے اس جگہ دفن کیا گیا۔ جس کا بہشتی مقبرہ نام رکھتے ہیں۔ الفضل اخبار میں جو مرزائی جماعت کا اخبار ہے قتل کی تعریف اور قاتل کی مدح سرائی کی گئی۔ یہ لکھا گیا ہے کہ قاتل مجرم نہیں تھا اور امر واقعہ سے قبل ہی جان دے کر پھانسی کی بدنام کنندہ سزا سے بچ گیا۔ خدا نے اپنے عدل وانصاف میں یہ مناسب سمجھا کہ پھانسی کی ذلت سے پہلے ہی اس کی روح قبض کرلے۔

مرزا محمود کی صریح غلط بیانی اور اس کا فساد نیت: جب عدالت میں مرزا کا ایک معاملہ کے متعلق بیان لیا گیا تو اس نے بالکل مختلف کہانی بیان کی اور کہا کہ محمد حسین کے قاتل کو باعزت طریق پر اس لئے دفن کیا گیا تھا کہ اس نے اپنے جرم پر اظہار ندامت کیا تھا اور اس طرح گناہ سے بری ہوچکا تھا لیکن دستاویز ڈی.زیڈ نمبر۴۰ نے اس کی تردید کردی ہے اور مرزا کی نیت اور اس کی دلی کیفیت کا پتہ اس اظہار خیالات سے بالکل عیاں ہے جو اس نے ڈی.زیڈ نمبر۴۰ میں کیا۔

لاہور ہائیکورٹ کی توہین: میں یہاں یہ بھی کہہ دوں کہ اس دستاویز کا مضمون لاہور ہائیکورٹ کی توہین بھی ہے۔

محمد امین کا قتل: ایک اور واقعہ بھی ہے جو محمد امین کے قتل سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ محمد امین بھی مرزائی تھا اور یہ امر واقعہ ہے کہ وہ اس فرقہ کا ایک مبلغ تھا۔ اس کو بخارا بھیجا گیا تھا کہ وہ مرزا کے مذہب کی تبلیغ کرے۔ لیکن کسی وجہ سے اس کو ملازمت سے سبکدوش کیا گیا۔ اس کی موت کلہاڑی کی ایک ضرب سے ہوئی جو چوہدری فتح محمد گواہ صفائی نمبر۲۱ نے لگائی۔ عدالت ماتحت نے اس معاملہ کو سرسری نگاہ سے دیکھا ہے لیکن اس پر نظر غائر ڈالنے کی ضرورت ہے۔ محمد امین اگرچہ مرزائی تھا لیکن وہ مرزا کا مورد عتاب ہوچکا تھا اور اس لئے ہستی بزرگ نہیں رہا تھا۔ اس کی موت کے واقعات خواہ کچھ ہی ہوں، یہ امر ناقابل انکار ہے کہ محمد امین تشدد کی موت مرا اور کلہاڑی کے وار سے قتل کیا گیا۔ پولیس کو وقوعہ کی اطلاع دی گئی۔ لیکن بالکل کوئی کارروائی نہ کی گئی۔ یہ بحث کرنا فضول ہے کہ قاتل حفاظت خود اختیاری کررہا تھا۔ کیونکہ یہ فیصلہ تو اس عدالت کا کام ہے جو مقدمہ کی سماعت کرے۔ یہ امر کافی تعجب انگیز ہے کہ چوہدری فتح محمد نے عدالت میں باقرار صالح بیان دیا ہے کہ اس نے محمد امین کو قتل کیا تھا۔ مگر پولیس اس معاملہ میں کچھ کارروائی نہ کرسکی اور اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ مرزائی طاقت اتنی بڑھ گئی تھی کہ کوئی گواہ سامنے آکر سچ بولنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ ہمارے سامنے عبدالکریم کے مکان کا واقعہ بھی ہے۔ عبدالکریم کو قادیان سے نکالنے کے بعد اس کا مکان جلادیا گیا۔ اسے قادیان کی سمال ٹاؤن کمیٹی سے حکم حاصل کرکے نیم قانونی طریقے سے گرانے کی کوشش بھی کی گئی۔

قادیان میں طوائف الملوکی: یہ افسوسناک واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ قادیان میں طوائف

المبلوکی تھی جس میں آتش زنی اور قتل تک ہوتے تھے۔ ان واقعات پر اس امر کا اور اضافہ کرو کہ مرزائے قادیانی کروڑوں مسلمانوں کو جو اس کی فوقیت پر ایمان نہیں رکھتے تھے، شدید دشنام طرازی کا نشانہ بنایا۔ اس کی تصنیفات ایک مقدس اعلیٰ پادری کے اخلاق و آداب کی ایک انوکھی تفسیر ہیں۔ جو فقط نبوت کا ہی دعویٰ نہیں کرتا بلکہ خدا کا برگزیدہ اور مسیح ثانی ہونے کا مدعی بھی ہے۔

حکومت مفلوج ہو چکی تھی: ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکام ایک غیر معمولی وجہ کے فالج کا شکار ہو چکے تھے اور دنیاوی اور دینی معاملات میں مرزا کے حکم کے خلاف کبھی آواز نہ اٹھائی گئی۔ مقامی افسروں کے پاس کئی مرتبہ شکایات کی گئیں لیکن کوئی انسداد نہ ہوا۔ مثل پر ایک دو ایسی شکایات ہیں لیکن ان کے مضمون کا حوالہ دینا غیر ضروری ہے اور اس مقدمہ کے اغراض کے لئے یہ بیان کر دینا کافی ہے کہ قادیان میں ظلم و جبر جاری ہونے کے متعلق غیر مشتبہ الزامات عائد کیے گئے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ان کی طرف مطلقاً توجہ نہ کی گئی۔'' (سیشن جج گورداسپور جی. ڈی کھوسلہ کے فیصلہ سے اقتباس ص۲ تا ۷، مطبوعہ مباہلہ بک ڈپو امرتسر)

آپ نے قادیانی جماعت کی دہشت گردی، قانون شکنی، انارکیت، رعونت، ظلم و بربریت کا عدالتی فیصلہ کے اقتباس میں نمونہ ملاحظہ کیا۔ مجھے اعتراف ہے کہ قادیانیوں نے اس کے پیراگراف حذف کرانے میں انگریز حکومت کے پاؤں پر اس طرح سر رکھے جس طرح مسٹر ٹرمپ صاحب کے سامنے آج قادیانی شکور سراپا مشکور و ممنون بنا ہوا ہے۔

اس فیصلے سے حکومت برطانیہ کا قادیانی جماعت کی شورہ پشتی کی حمایت بے جا کا پردہ چاک ہوتا تھا۔ سرکاری وکیل سمیت سب ہی اس فیصلہ کے بعض پیراگراف حذف کرانے پر تل گئے۔ لیکن بہرحال حقیقت وہی تھی جو قادیانیوں سے متعلق مسٹر کھوسلہ نے بیان کر کے قادیانی خودساختہ امن پسندی کو واشگاف کر دیا تھا۔ بایں ہمہ میں قادیانی جماعت سے پوچھتا ہوں:

۱...... قادیانی سبزی فروش کی بیٹی کو ربوہ میں کس نے قتل کرایا؟

۲...... فیصل آباد کے نوجوان کو ربوہ میں کس نے قتل کرایا؟

۳...... ربوہ میں اپنی جماعت کے لوگوں کا معاشرتی و معاشی بائیکاٹ کس نے کرایا؟

۴...... چناب نگر کے قادیانی جماعت کے افراد کو اخراج جماعت کی سزا کس نے دلوائی؟

۵...... عبدالعزیز بھانبڑی مرزا محمود کا پالتو جس نے ربوہ کے عوام کی چیخیں نکلوائیں۔

۶...... ربوہ کا پوپ۔

۷...... تاریخ محمودیت کے خفیہ اوراق۔

۸...... ربوہ کا راسپوٹین ان کتابوں کے مصنفین کون تھے؟

۹...... ۱۹۷۴ء میں مسلمان طلبہ پر ظلم کس نے کیا؟

۱۰...... کراچی کے ہنگاموں میں قادیانی ہاتھ پاکستان میں فسادات، آپ کس طرح انکار کر سکتے ہیں؟
اس پر دلائل کی ضرورت ہو تو طلب کرنے پر مستقل کتاب کی ہماری ذمہ داری رہی!

۵...... شکور صاحب کا یہ کہنا: مسلمان ہمیں گالیاں دیتے ہیں۔

افسوس کہ اس قادیانی مہرہ کو پتہ نہیں کہ تمام مسلمانوں کو خنزیر، ان کی عورتوں کو کتیا، اپنے نہ ماننے والوں کو کنجری کی اولاد کس نے کہا۔ (حوالہ جات گزر چکے)

مرزا قادیانی بدزبانوں کا عالمی چمپئن تھا۔ اس کے مرید اپنی پاکی داماں کی حکایت کو دراز کریں تو ان کی مرضی لیکن انصاف کا خون کرنا قطعاً درست نہیں۔

یہاں تک شکور چشمہ والا قادیانی کی ٹرمپ صاحب سے ملاقات کے ارشادات پر اظہار خیال ضروری تھا۔ مرزا مسرور کا ارشاد کہ پاکستان کے قانون سے منکرین ختم نبوت سے متعلق دفعات ختم ہو جائیں گی۔ اس کے جواب میں عرض ہے: سنا ہے کہ مینڈکی کوڑ کام ہو گیا ہے!

حضرت مولانا مفتی عبدالشکور ترمذی اور تحریک ختم نبوت

دارالعلوم دیوبند سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد آپ نے کچھ عرصہ راجپورہ ریاست پٹیالہ میں تدریس کا کام کیا۔ اس کے بعد مدرسہ حقانیہ شاہ آباد ضلع کرنال میں دینی علوم سے طلباء کو آراستہ و پیراستہ کرنے میں منہمک ہو گئے۔ حضرت قاری صاحب نے اس مدرسہ میں شرح جامی وغیرہ تک کتب پڑھائیں۔ تقسیم ملک کے بعد یکم رفروری ۱۹۴۸ء کو ساہیوال ضلع سرگودھا کی سرزمین پر قدم رنجہ فرمایا اور اس علاقہ میں آپ کے فیوض سے گزشتہ برسوں سے طلباء علوم کے اور لوگ رشد و ہدایت کے انمول ہیروں سے اپنی اپنی جھولیاں بھرنے میں مصروف ہیں۔ یہاں آ کر پہلے تقریباً ۷ ار سال مسجد شاہانی اور پھر تقریباً دو سال مسجد تیلیا نوالی میں وعظ و نصیحت کے ذریعہ دینی علم لوگوں تک پہنچاتے رہے۔ مسجد شاہانی میں مدرسہ قاسمیہ کے نام سے مدرسہ قائم کیا۔ مگر ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں جب آپ کو تین چار ماہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں اور پس دیوار زنداں رہنا پڑا تو تعلیمی کام میں زبردست تعطل پیدا ہوا اور یہ مدرسہ بند ہو گیا۔ بعد ازاں آپ نے جامع مسجد حقانیہ، مدرسہ عربیہ حقانیہ اور حقانیہ عیدگاہ قائم کیا، جو مراکز رشد و ہدایت ہیں۔

تصانیف: تصنیف و تالیف ایک مستقل علمی شعبہ اور پائیدار دینی خدمت کا ذریعہ ہے۔ آپ کے نزدیک ''مسلمان اگر زندگی بسر کرنا چاہے تو وہ قرآن و سنت سے سوا ممکن نہیں۔'' (تذکرہ مشائخ دیوبند ص۲۱۲)

حضرت مولانا فضل الرحمٰن کا پشاور میں ملین مارچ سے خطاب

چاچا عنایت علی پشاور

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ لا سیما علی سید الرسل وخاتم الانبیاء وعلی آلہ وصحبہ ومن بھدیھم اھتدی. اما بعد!

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم. بسم اللہ الرحمن الرحیم ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعدلھم عذابا مھینا. صدق اللہ العظیم!

جناب صدر، فرزندان اسلام، شمع رسالت کے پروانو، عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کی حفاظت کے لئے سر پر کفن باندھنے والے اسلام کے سرفروشو! میں آپ کے اس جذبے کو سلام پیش کرتا ہوں اور دنیا کو بتانا چاہتا ہوں، امریکہ اور یورپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستانی قوم اپنی حریت اور اپنی آزادی کی حفاظت کرنا جانتی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کی تاریخ صدیوں سے آزادی کی جدوجہد سے بھری ہوئی تاریخ ہے۔ آج متحدہ مجلس عمل کے تعاون اور تائید سے پشاور کی سرزمین پر یہ عظیم الشان اجتماع ایک بار پھر یہ اعلان کرتا ہے کہ پاکستان کے نظریے پر، عقیدہ ختم نبوت پر، ناموس رسالت پر اور اپنی آزادی اور حریت پر کوئی سمجھوتا نہیں کیا جائے گا۔

میرے محترم دوستو! ہمارے ملک کا جعلی وزیراعظم ابھی امریکہ گیا تھا اور آپ نے دیکھا کہ ٹرمپ نے بھی اس بات کی تائید کی کہ یہ جعلی وزیراعظم ہے۔ اس لئے تو اس کا استقبال تک نہیں کیا۔ آرمی چیف کا استقبال ہوا، پورے پروٹوکول کے ساتھ ہوا۔ لیکن اپنے کے ساتھ نکا گیا تو نکے کو کسی نے نہیں پوچھا۔

میرے محترم دوستو! وہاں پر بھی اس نے ہمیں وہی گالیاں دیں جو یہاں پاکستان کے گلی کوچوں پر گالیاں دیتے تھے اور آپ کو معلوم ہی ہے اس نے کہا کہ اپوزیشن والے مجھ سے این.آر.او مانگتے ہیں اور یہ میں نہیں دوں گا تو میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ کل آپ (حکومت) کے لوگ مجھ سے این.آر.او مانگنے کے لئے آئے تھے اور عمران خان آپ کے لوگ ہم سے تین لفظ مانگتے ہیں جن لوگوں نے مجھے این.آر.او کے لئے بار بار کہا میں ان کا نام نہیں لوں گا۔ لیکن میں نے کل آپ کے وفد کو کہا فضل الرحمٰن نہ چیئرمین سینیٹ کو این.آر.او دے گا اور نہ عمران خان کو این.آر.او دے گا۔ این.آر.او دینا یہ ہماری مرضی ہے آپ کی مرضی نہیں ہے۔

آپ کون ہوتے ہیں کسی کو این.آر.او دینے والے۔ تمہارے بڑے بول تو ہم دیکھتے رہتے ہیں۔ اربوں روپے نکال لوں گا اور ان لوگوں سے میں کھربوں روپے لوں گا۔ وہ کھربوں اور اربوں روپے لینا،

یہاں تک لے آیا کہ میں ایئر کنڈیشنڈ نکالوں گا اور میں ٹی.وی نکالوں گا۔ اربوں کھربوں نکلوانے والا آج ٹی.وی اور اے.سی پہ آگیا ہے۔ یہ تمہارا ویژن ہے۔ اس ویژن پر ماتم کرنے کو جی چاہتا ہے۔

میرے محترم دوستو! آج انہوں نے وہاں (امریکہ میں) جلسہ کیا اور جس جلسے میں اس نے ہمیں گالیاں دیں، قادیانیوں نے اس کا انتظام کیا تھا، یہودی لابی نے اس کا انتظام کیا تھا اور قادیانیوں سے کہا کہ قادیانیو! تمہارا اور میرا دشمن ایک ہے اور وہ ہے فضل الرحمٰن۔

تمہیں اسرائیل کی دوستی مبارک، تمہیں صہیونیوں کی دوستی مبارک، تمہیں قادیانیوں کی دوستی مبارک، تم ان کے ساتھ لاکھ دفعہ ایک ہو جاؤ، میرے لئے سب سے بڑے فخر کی بات یہ ہے کہ میں تم سب کے مقابلے میں مدمقابل کھڑا ہوں اور ان شاء اللہ کھڑا رہوں گا۔ میرے دوستو! بلی تھیلے سے باہر آگئی ہے تم نے وہاں جا کر اعتراف کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی توہین کی مرتکب آسیہ ملعونہ کو میں نے رہا کرایا اور میں نے عزت سے ملک سے باہر جانے دیا ہے۔ ان چیزوں کو تم قوم کے سامنے چھپایا کرتے تھے۔ تم نے اپنے آقاؤں کے سامنے اس کا برملا اعتراف کیا ہے۔ تم نے ان کے سامنے اسے ایک بڑے کارنامے کے طور پر پیش کیا ہے، تم نے ایک قادیانی کو رہا کیا۔ توہین رسالت کا وہ مرتکب جس کو پانچ سال کی سزا ہوئی اپنے دورے سے پہلے تم نے اس کو جیل سے رہا کرا کے ٹرمپ کے حضور پیش کیا اور اس کے سامنے تحفہ پیش کیا۔ لیکن ہمیشہ دنیا میں ہوتا ہے کہ ملک کا حکمران ہو، ملک کا کوئی نمائندہ ہو، وہ ملک سے باہر جا کر اپنے ملک کے بائیس کروڑ مسلمانوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس نے چند قادیانیوں کی نمائندگی کی، اس نے رسول اللہ کے توہین کی مرتکب ایک خاتون کی نمائندگی کی، ملک سے لوگ باہر جاتے ہیں۔ اپنے آئین کا دفاع کرتے ہیں۔ ملک سے باہر لوگ جاتے ہیں۔ اپنے قانون کا دفاع کرتے ہیں۔ تم نے اپنے آئین کے خلاف مقدمہ پیش کیا۔ تم نے اپنے قانون کے خلاف مقدمہ پیش کیا۔ تم نے پاکستان کی مسلم اکثریت کے خلاف مقدمہ پیش کیا۔ تمہیں کس نے کہا ہے کہ پاکستان میں غیر مسلم غیر محفوظ ہیں۔ اقلیتیں غیر محفوظ ہیں، اقلیتیں ہمارے بھائی ہیں۔ ہم ان کی حفاظت کے لئے میدان میں نکلیں گے لیکن ملکی قانون کے سامنے سب برابر ہیں۔ آپ دنیا کو یہ کیوں نہیں سمجھا سکے کہ توہین رسالت قانون کے تحت اگر مقدمات درج ہوئے ہیں تو ۵۰۰ سے زائد مقدمات مسلمانوں پر درج ہیں۔ غیر مسلموں کے خلاف تو ۵۰ سے بھی کم مقدمات ہیں۔ اتنا بڑا فاصلہ اور پھر بھی تم دنیا کو یہ تاثر دے رہے ہو کہ پاکستان میں غیر مسلم محفوظ نہیں ہیں اور یہ قانون غیر مسلموں کے خلاف استعمال ہو رہا ہے۔ تم نے غلط مقدمہ لڑا ہے تم نے الٹا مقدمہ لڑا ہے۔ تم نے پاکستان کے بائیس کروڑ عوام کو ان کے سامنے بطور مجرم پیش کیا ہے۔ تم نے ان کے سامنے پاکستان کے آئین کو کٹہرے میں کھڑا کیا ہے۔ تم نے ان کے سامنے پاکستان کے قانون کو کٹہرے میں کھڑا کیا ہے۔ تمہیں پاکستان کی نمائندگی کے سفارتی آداب تک

نہیں آتے۔ تم میں عوام کی نمائندگی کرنے اور اپنے ملک کے مؤقف کا دفاع کرنے کی صلاحیت ہی نہیں ہے۔ تم چاپلوسی کرنا جانتے ہو۔ تم ان کے حضور میں بچھنا جانتے ہو۔ تم میں ان کے مقابلے میں جرأت کے ساتھ اپنے ملک کا مقدمہ پیش کرنے کی صلاحیت ہی نہیں۔

میرے محترم دوستو! مسئلہ واضح ہے کہ ہمارے ملک کا آئین ہے۔ اگر میں آئین کا پابند ہوں، اگر پاکستان کے بائیس کروڑ عوام آئین کے پابند ہیں تو پھر قادیانی بھی اس آئین کا پابند ہو۔ ۱۹۷۴ء سے لے کر آج تک وہ پارلیمنٹ کے فیصلے کو تسلیم نہیں کر رہے اور یہ فیصلہ صرف ہمارے ملک کی پارلیمنٹ نے ان کے خلاف نہیں کیا۔ یہ فیصلہ جنوبی افریقہ کی عدالت نے ان کے خلاف کیا ہے۔ یہ فیصلہ بہاولپور کی عدالت نے ان کے خلاف کیا ہے۔ یہ فیصلہ مراکش کی عدالت نے ان کے خلاف کیا ہے۔ غیر مسلم دنیا میں بھی جب ان کا مقدمہ لڑا گیا تو وہ وہاں شکست کھا چکے ہیں۔ پاکستان میں یہاں کی اسٹیبلشمنٹ ہو یا یہاں کے حکمران ہوں، اس بات پر تو وہ فکر مند ہیں کہ قادیانیوں پر کوئی پابندی نہیں ہونی چاہئے۔ جیسا وہ چاہیں ویسے قادیانی اپنے مذہب پر آزادی کے ساتھ عمل کریں۔ لیکن اگر پابندی ہے تو پاکستان کے علماء پر ہے۔ پاکستان کی مساجد پر ہے۔ پاکستان کے مدارس پر ہے۔ تم نے اپنے ملک کے مذہبی پیشواؤں کے خلاف فورتھ شیڈول سے لے کر دہشت گردی اور انتہاء پسندی کے تمام مقدمات اور اپنے قوانین استعمال کئے ہیں۔ اپنے علماء، اپنے مذہبی پیشوا، اپنی مساجد، اپنے مدارس کے اندر کام کرنے والے وہ تو آپ کی نظر میں مشکوک ہیں۔ لیکن قادیانی جو پاکستان کا دشمن ہے جو آئین کا دشمن ہے وہ آپ کو کیسے وفادار نظر آرہا ہے؟ میرے اور قادیانی کے بیچ میں جب تک تم رویہ آئین کے مطابق ایک نہیں بناؤ گے، میں ملک کی اسٹیبلشمنٹ اور حکمرانوں کو بھی واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ اس طرح پھر ہم اور آپ اس ملک میں نہیں رہ سکتے۔

عافیہ صدیقی کے حوالے سے جب صحافی سوال کرتے ہیں آپ کہتے ہیں یہ سوال نہیں کرنا، انہیں سوال کرنے سے روکتے ہو۔ عافیہ صدیقی پاکستان کی بیٹی ہے اور وہ اگر پاکستان آبھی جائے تو کیا ہو جائے گا؟ کیا ہو جائے گا؟ وہ پاکستان کی بیٹی ہے۔ جس بے جا میں ہے۔ اگر امریکہ پاکستان کے مجرم شکیل آفریدی کو رہا کرنے کے لئے دباؤ ڈالتا ہے تو وہ پاکستان کا مجرم ہے۔ جب کہ عافیہ صدیقی اس پر کوئی جرم امریکہ میں بھی ثابت نہیں ہو سکا ہے وہ حبس بے جا میں ہے۔ کس طرح ہم بے گناہ اور گنہگار کا سودا کر سکتے ہیں؟ ہاں! وہ پاکستان میں آئے گی تو کیا ہوگا؟ زیادہ سے زیادہ اتنا ہی کہہ دے گی نا کہ میری گرفتاری افغانستان سے نہیں ہوئی۔ میری گرفتاری تو کراچی سے ہوئی تھی۔ بس یہ راز فاش کرنا چاہی والی بات ہے۔ اتنا ہی کہے گی تو تمہارے لئے اس میں کیا شرم وحیاء کی بات ہے؟

تم نے تو کل امریکہ میں اعلان کیا کہ اسامہ بن لادن پر امریکہ نے رات کی تاریکی میں حملہ کیا تو

راہنمائی پاکستان کی آئی ایس آئی نے کی تھی۔ جب کہ آئی ایس آئی نے اس وقت کہا تھا کہ بالکل ہم سے کوئی اجازت نہیں لی گئی اور ہمارے ریڈار کو انہوں نے ٹیکنالوجی کے ذریعے سے بند کر دیا اور رات کی تاریکی میں انہوں نے ایبٹ آباد میں بندے پر حملہ کیا اور بندے کو اٹھا کر لے گئے یا قتل کر دیا یا شہید کر دیا۔ یہ تو پاکستان کا موقف اب تک چلا آ رہا تھا۔ یہ بات وہاں کہہ کر تم نے کون سی پاکستان کی خدمت کی؟ تم نے ایران میں جا کر پاکستان کا مقدمہ ہارا اور تم نے ایران میں جا کر اقبال جرم کیا کہ پاکستان کے اندر سے ایران میں دہشت گردی ہوتی ہے۔ یہ ملک کا وزیر اعظم ہے؟ یہ ملک کے مفادات کا محافظ ہے؟ اس نے تو اسٹیبلشمنٹ کو بھی منہ دکھانے کا نہیں چھوڑا۔ اپنے کو بھی منہ دکھانے کا نہیں چھوڑا اور قوم کو بھی منہ دکھانے کا نہیں چھوڑا۔

میرے محترم دوستو! سفارتی آداب سے اس حد تک ناواقف شخص آج کھڑا ہوا سب کو چور چور کہتا ہے۔ بابا! تم نے جس کو پکڑا ہے اب تک تو تم اس کے خلاف چوری ثابت نہیں کر سکے۔ میڈیا کے زور سے بس ایک الفاظ ہیں جو دہرائے جا رہے ہیں۔ لاؤ ان کو عدالت کے ذریعے سے کوئی ایسی بات سامنے آئے کہ جس کو دنیا کی کسی اور عدالت میں بھی بطور نظیر پیش کر سکیں۔ لیکن وہ ایک ہوگا یا دو ہوں گے۔ عمران خان تیرا تو سارا ٹبر چور نکلا ہے۔ آج ملک کی معیشت بیٹھ چکی ہے۔

میرے دوستو! آج وہ زمانہ ہے، آج وہ دور ہے، متمدن دنیا میں کسی بھی ریاست کی بقاء کا دارومدار اس ملک کی معیشت پر ہوتا ہے۔ ملکی معیشت مستحکم ہے تو ریاست مستحکم رہتی ہے اور اگر معیشت تباہ ہو جاتی ہے تو ریاست کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ سوویت یونین کی ابھی تازہ مثال ہمارے سامنے ہے کہ جب وہ اقتصادی لحاظ سے گر گیا۔ وہ سوویت یونین کا تحفظ نہیں کر سکا۔ آج پاکستان کو داؤ پر لگایا گیا ہے۔ پاکستان کی بقاء کو داؤ پر لگایا ہوا ہے۔ پاکستان کے مستقبل کو داؤ پہ لگایا ہوا ہے۔ آج فلسطین میں فلسطینیوں کا قتل عام ہو رہا ہے اور یہ اسرائیل سے پینگیں بڑھانے کے لئے فکر مند ہیں۔ آج یہ کشمیر کے مسئلے کو بھول چکے ہیں اور کشمیری آج بے سروسامانی کی حالت میں بے یار و مددگار کھڑا ہے۔ کوئی اس کا وسیلہ نہیں۔

میرے محترم دوستو! ایسی صورتحال میں آج پاکستان کی معیشت مقروض اور دست نگر معیشت ہے ضرورت اس امر کی ہے جمعیۃ علماء کا ویژن یہ ہے کہ ہم اپنی پیداواری معیشت کو فروغ دیں۔ لیکن کیا کریں کہ پاکستان کے پاس موجود وسائل ہم اس کے بھی مالک نہیں ہیں اور عالمی ادارے پاکستان کی معدنیات پر سانپ کی طرح بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کے ذریعے وہ یہاں اپنے ذخائر کو تحفظ دے رہے ہیں اور حالت یہ نکلی کہ ابھی عالمی عدالت انصاف نے کوریکوڈک کے کیس میں پاکستان کو چھ ارب ڈالر کا جرمانہ کر دیا ہے۔ آئی ایم ایف کو چھ ارب ڈالر دے گا اور چھ ارب ڈالر واپس وصول کرے گا اور چھ ارب ڈالر آپ کو جرمانے میں دینے پڑیں گے۔ آپ بتائیں کہ آپ اس ملک کی معیشت کے لئے وبال

جان ہیں یا نہیں؟ مہنگائی آسمان تک پہنچ گئی ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ ایک بجٹ پاس ہونے کے ایک مہینہ کے اندر اندر پورے ملک کے تاجروں نے ہڑتال کی اور دوکانیں بند رکھیں اور دیہاتوں تک، گاؤں گاؤں میں، محلوں کے اندر، چھوٹی دوکان والے، چھابڑی والے، انہوں نے سب نے ہڑتال کی اور پاکستان کے حکمرانوں کی ان موجودہ معاشی پالیسیوں کو مسترد کر دیا۔

یہ ملکی معیشت کے قاتل ہیں۔ پاکستان کو ان سے چھڑانا پڑے گا اور پوری ہمت اور جرأت کے ساتھ قوم کو آگے بڑھنا ہوگا۔ آج ملک کے اندر آئین کی حکمرانی کا تصور تحلیل ہو چکا ہے۔ آج ملک کے اندر عدالت اور انصاف کی شفافیت ختم ہو چکی ہے۔ آج اس ملک کے اندر احتساب کے حوالے سے کوئی غیر جانبداری نہیں رہی۔ احتساب کے ادارے جانبدار ہیں۔ وہ قانون کو حزب اختلاف استعمال کرنا جانتے ہیں۔ وہ اسلام آباد کے میٹرو، لاہور کے میٹرو، ملتان کے میٹرو جہاں سے آج غریب فائدہ اٹھا رہے ہیں اور میلوں کا سفر چند روپوں میں کر سکتا ہے۔ وہ تو ہوئے چور اور آپ کے پشاور کے بی آر ٹی والے یہ ہیں ہمارے انصاف کے علمبردار۔

(پہ خارکی گرزیدے شئے دہ بی آر ٹی دلاسہ پہ خارکی گرزیدے شئے او تماشہ بلہ ہغہ لارے چی اے جوڑے کڑی دی لارے دوہ بسونہ پکی نشی تیریدے نو دا ڈیزائننگ چا کڑے دوما خیال دے پرویز خٹک خپل زان تہ کتلی او دھغی مطابق وائی د بسونو دروازے ہوم بل طرف تہ دی ھغو رائے پہ شرمونو او شرماو کندے کندے اے کو او بیا لا خوشحال دی موںگ داسی حکومت کو او بیا موںگ خوندی خلق یروی دہ گرفتاری نہ چی کم خلق دسر پہ شیند لونہ دی تہ ھغہ دہ جیل کوٹلی نہ یرے او کہ بیا سبا تہ جیل تہ لاڑے نو تالہ خو بہ موںگ ہر سہولت درکو وخو یو مسئلہ یکے بہ نہ درپیدم جی تہ دہ یو مسئلہ یکے ہوم نہ پی شمسی صاحب خوخہ پو ہہ کڑی خواشارہ خونہ وہ پہ ھغی کی سمہ قصہ دہ ھغہ درتہ پہ تیمرا و حلہ ان شاء اللہ دا جلسے تماشئی نہ دے اوزہ ددہ جلسے نہ ستاسو پہ نمائندگی پیغام ورکوم چی دے ملک کے ڈیرے وینے توئے شوے دے ملک کی مذہبی خلق ڈیر تاوان شول تاسو موںگ تہ آئینی حق راکئی او دے قوم تہ حق ور کئے دہ الیکشنو غلا دے نہ منو دہ الیکشنو فراڈ دے نہ منو او دہ فراڈ الیکشنو پہ نتیجہ کی ستا حکمرانی نہ منو ستا حکومت نہ منو او دی خلاف بہ یا نن زموںگ خبرہ او منی او یا بہ جنگ تہ تیار شی موںگ دہ جنگ فیصلہ کڑے دہ)

اردو ترجمہ: کیا شہر میں بی آر ٹی کی وجہ سے شہر میں چل سکتے ہیں؟ ایک اور تماشہ، وہ جو راستے بنائے ہیں اس میں دو بسیں نہیں گزر سکتیں۔ یہ ڈیزائن کس نے کیا تھا؟ میرے خیال سے پرویز خٹک نے اپنی جسامت کو دیکھ کر بنایا تھا اور پھر بسوں کے دروازے بھی دوسری طرف ہیں۔ پشاور کو شرمندہ تر کر دیا۔ کھنڈرات بنا دیئے اور پھر خوش بھی ہے کہ ہم نے ایسی حکومت کی اور پھر ہم جیسے لوگوں کو گرفتاری سے ڈراتے ہیں جو اپنے سر کٹوانے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ تم ہم کو جیل کی کوٹھی سے ڈراتے ہو؟ اور اگر پھر کل تم جیل چلے

گئے، آپ کو تو ہم ہر سہولت دیں گے۔ منشی صاحب نے تو اچھے طریقے سے سمجھا دیا لیکن اس میں اشارہ تو نہیں تھا بلکہ پورا قصہ تھا۔ انہوں نے کلہاڑی سے ضرب لگا دی۔ ان شاء اللہ! یہ جلسے نمائشی نہیں ہیں اور میں اس جلسے سے آپ کی نمائندگی کرتے ہوئے پیغام دیتا ہوں کہ اس ملک میں بہت خون بہا ہے۔ ملک کے مذہبی لوگوں کو بہت نقصان ہوا۔ آپ ہمیں آئینی حق دیں اور اس قوم کو حق دیں۔ الیکشن کی چوری نہیں مانتے۔ الیکشن کا فراڈ نہیں مانتے اور فراڈ الیکشن کے نتیجے میں تمہاری حکمرانی نہیں مانتے۔ حکومت نہیں مانتے اور اس کے خلاف آج ہماری بات مان لیں گے یا جنگ کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ ہم نے جنگ کا فیصلہ کیا ہے۔ اسی لئے تو آج جو حکومتیں بنائی گئی ہیں عجیب الخلقت حکومت ہے۔ وہی نوکر شاہی، وہی جاگیردار، وہی اسٹیبلشمنٹ کے اشاروں پر ناچنے والے لوگ ادھر ادھر سے لاکر بھرتی کئے ہیں۔ ایک طبقہ ہے وہ جب بیروزگار ہو جاتا ہے تو وزارتوں اور مشیروں کی صورت میں اس کو باروزگار بنایا جاتا ہے۔ یہ یتیم لوگ ہوتے ہیں جن کا کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ آج اس قسم کی حکومتیں بنائی جارہی ہیں۔ جو لوگ مشرف کی حکومت میں تھے آج اس موجودہ حکومت میں ہیں۔ پھر جب میں ایسے منظر کو دیکھوں گا آپ بتائیں پھر میں ماحول کو جمہوری ماحول کہوں گا؟ یہ مارشل لاء کا ماحول ہے اور میں اسٹیبلشمنٹ کو بار بار کہنا چاہتا ہوں کہ اس کے پیچھے سے ہٹ جاؤ۔ اس کی پشت پناہی ختم کر دو۔ ناجائز حکومت کی پشت پناہی کسی قیمت پر بھی قابل قبول نہیں ہے۔ یہ مارشل لائی کردار ہے اور مارشل لاؤں کے خلاف ہر دور میں جیلوں میں گئے ہیں، قربانیاں دی ہیں۔ لیکن مارشل لاء کے جبر کو ہم نے کبھی تسلیم نہیں کیا اور ان شاء اللہ العزیز ہم جائیں گے، ان شاء اللہ اسلام آباد جائیں گے اور یہ پشاور کا مجمع ہی اگر اکیلا چلا جائے اور کوئی پیچھے نہ رہ جائے تو ان کے لئے تو یہ بھی کافی ہے۔

(سوک پاتے کیگی خو بہ نہ......؟ وس یوہ خبرہ واوری داتپوس مونگ نہ خلق کوی چی کلہ بہ زو بنن یوم سیاہ دہ واخغہ تیارہ وورزدہ)

اردو ترجمہ: کوئی رہ تو نہیں جائے گا؟ اب ایک بات سن لو، لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ کب جائیں گے آج یوم سیاہ ہے یہ وہ کالا دن ہے۔

یہ وہ سیاہ دن ہے جب پچھلے سال اسی روز قوم کے ووٹ پر ڈاکہ ڈالا گیا۔ آج پشاور سے لے کر پورے ملک کے طول وعرض میں، ہر ضلعی ہیڈ کوارٹر پر عوام سڑکوں پر ہیں اور وہ اس حکومت کو یاد دلاتے ہیں کہ تم پچھلے سال ۲۵ رجولائی ۲۰۱۸ء کو چوری کے ساتھ اقتدار میں آئے۔ ہم نے کل بھی اس کو تسلیم نہیں کیا تھا ہم آج بھی تسلیم نہیں کریں گے۔

لیکن ظاہر ہے کہ جب آپ تحریک چلاتے ہیں تو پہلے عوام کو بیدار کرتے ہیں۔ عوام کے دل ودماغ میں اپنا موقف بیٹھانا ہوتا ہے۔ عوام کو ساتھ چلنے کے لئے آمادہ کرنا ہوتا ہے۔ ہم نے رمضان المبارک سے پہلے

۱۲ یا ۱۳ ملین مارچ کیے، ملک کے طول وعرض میں ہم نے عوام کے اندر ایک بیداری پیدا کی۔ ظاہر ہے کہ رمضان المبارک کا مہینہ ہو اور گرمی کا موسم ہو اس قسم کے موسم میں اجتماعات کے لئے ماحول سازگار نہیں ہوتا۔ جس کی وجہ سے ایک لمبا فاصلہ بیچ میں آگیا۔ آج پشاور سے ہم پھر آغاز کر رہے ہیں۔ دوبارہ آپ کو گرمانا ہے اور ایک حرارت آپ کے اندر جگانی ہے۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ ایک جلسے سے آپ کے اندر حرارت پیدا ہوگئی یا نہیں۔

ان شاء اللہ پوری گرم جوشی کے ساتھ، پورے جذبے کے ساتھ آپ تیار ہو گے۔ کچھ دن بعد کوئٹہ میں یہی منظر ہوگا اور بلوچستان کی عوام ملین مارچ کے ذریعے پورے بلوچستان کی رائے دیں گے۔ پورے بلوچستان کا فیصلہ کریں گے۔ صوبہ سندھ میں تو میں دو یا تین ملین مارچ کر چکا ہوں اور وہاں کے لوگ بالکل تیار ہیں۔ ان شاء اللہ! یہ سیلاب جب ملک کے طول وعرض سے اسلام آباد کی طرف نکلے گا ابھی آپ گھر سے نکلے نہیں ہوں گے کہ انہوں نے اسلام آباد چھوڑ دیا ہوگا۔

آپ نے گھروں سے نکلنا ہے۔ جذبہ جہاد کے ساتھ نکلنا ہے۔ آپ نے گھروں سے نکلنا ہے شوق شہادت کے ساتھ نکلنا ہے۔ آپ نے ختم نبوت اور ناموس رسالت کی شمع کا پروانہ بننا ہے۔ آپ نے اس پر قربان ہو جانا ہے۔ ہم آج بھی عوام کی طاقت سے انہیں شکست دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو اور ایک دفعہ کھڑے ہو کر اور ہاتھ اٹھا کر اللہ کے ساتھ ایک عہد وپیمان کرلیں، جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عہد وپیمان کرلیں، اس کی ناموس کے ساتھ اس کی ختم نبوت کے ساتھ عہد وپیمان کرلیں کہ ان شاء اللہ آپ ﷺ کی جنگ ہم نے جیتنی ہے۔ ان قوتوں کو ملک کی سرزمین پر ہم نے ان شاء اللہ شکست دینی ہے۔ ایسی شکست کہ نہ امریکہ ان کے کام آسکے، نہ یورپ ان کے کام آسکے، نہ اسرائیل ان کے کام آسکے نہ دنیا کا کوئی کفر ان کے کام آسکے۔ ہر قیمت پر ان شاء اللہ یہ جنگ ہم نے لڑنی ہے اور قانون وآئین کے دائرے میں لڑنی ہے۔ ہم نے جتنے ملین مارچ کیے ہیں سب پرامن رہے ہیں۔ پرامن لوگ گھروں کو واپس گئے ہیں۔ اب اسی پرامن انداز کے ساتھ اسلام آباد جائیں گے۔ لیکن ان شاء اللہ! جماعت کا آپ کو پتا ہے کہ ابھی الیکشن ہوا ہے اور جماعت نے ابھی کل ہی مجلس عاملہ دی ہے۔ ابھی عاملہ کا بھی اجلاس ہوگا۔ مجلس شوریٰ بھی ابھی نہیں بنی۔ چند روز میں شوریٰ بھی بنائیں گے اور پوری جماعت کی مشاورت کے ساتھ، پھر متحدہ مجلس عمل کی جماعتوں کی مشاورت کے ساتھ آگے بڑھیں گے بلکہ میں یہ بھی بتادوں کہ ان شاء اللہ! تمام اپوزیشن کی جماعتیں ساتھ ہوں گی اور سب کے ساتھ مشاورت کریں گے۔

اپوزیشن کی رہبر کمیٹی بنی ہے۔ اکرم خان درانی صاحب اس کے سربراہ ہیں اور ان شاء اللہ! یہ پروگرام پورے ملک کی عوام کے ساتھ مشاورت سے آگے بڑھائیں گے اور فتح حاصل کریں گے۔ اللہ ہمارا حامی وناصر ہو۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

علم ...... میرے پاس امانت ہے

مولانا احمد عبداللہ قاسمی

مولانا محمد صدیق باندوی رحمۃ اللہ علیہ کے دو واقعات دینی مدارس کے اساتذہ کے لئے درج ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

یہ تو خیانت ہوگی: ”ایک دفعہ حضرت مولانا محمد صدیق باندوی رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت ناساز ہوگئی۔ کئی دن ہوگئے افاقہ نہیں ہورہا تھا۔ مہمانوں کی آمد و رفت کی وجہ سے قطعاً آرام کرنے کو نہیں ملتا تھا۔ طلباء نے درخواست کی کہ: حضرت! ایک دو دن گھر آرام کرلیں تو جلدی افاقہ ہوجائے گا۔ پہلے تو انکار کرتے رہے۔ بہت اصرار کے بعد گھر چلنے کے لئے تیار ہوگئے۔ بعد نماز عشاء چند طلباء کے سہارے گھر تشریف لے گئے۔ خود سے چلنا بھی مشکل تھا۔ پھر ہم سب سوگئے۔ صبح تین بجے میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ حضرت کے کمرہ کی بتی جل رہی ہے۔ فوراً ان کے کمرے کی جانب آیا۔ دیکھتا کیا ہوں کہ حضرت بیٹھے ہوئے ہیں۔ نہ جانے کب آگئے، کیسے آگئے؟ ہاتھ میں شرح جامی ہے۔ سامنے چٹائی پر کئی شروحات رکھی ہیں۔ مطالعہ میں مصروف، میں نے کہا حضرت آپ کب آئے؟ کیسے آئے؟ طبیعت تو رات میں کافی خراب تھی، ایک آدھ دن گھر پر آرام ہی کرلیتے تو حضرت فرمانے لگے کہ صبح سبق پڑھانا ہے۔ کیا بغیر مطالعہ کے سبق پڑھادوں؟ یہ تو خیانت ہوگی۔ یہ تو خیانت ہوگی۔“ (پیغام محمود ص۳۹، مندرجہ تذکرہ مشائخ دیوبند ص۳۶۱)

آخرت میں جواب دہی کا خوف: ”پھر دوسرے سال بھی ایک مرتبہ طبیعت کافی خراب ہوئی۔ تھوڑی تھوڑی دیر سے بیہوشی کی سی کیفیت ہوجاتی تھی۔ ایسی حالت میں بھی اصرار ہے کہ کتابیں لاؤ۔ سبق پڑھاؤں گا۔ ہم طلباء نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ: حضرت! ویسے تو آپ کبھی چھٹی دیتے نہیں، حتیٰ کہ جمعہ کے دن بھی آپ اپنے اسباق پڑھاتے ہیں۔ آج ہم طلباء کی خواہش ہے کہ اسباق نہ پڑھائیں۔ کہنے لگے کہ نہیں سبق پڑھاؤں گا۔ چند اساتذہ کرام سے کہلوایا کہ چھٹی کرالیں۔ وہ حضرات گئے۔ طلباء کی خواہش ظاہر کی، ناکام واپس آئے۔ چاروناچار کتابیں لے کر حضرت کی خدمت میں پہنچ گئے۔ حضرت لیٹے تھے، جب طلباء بیٹھ گئے۔ زاروقطار پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ جیسے ایک بچہ روتا ہے اور کہنے لگے کہ بھائی میں نے ایسے لوگوں کو بھی دیکھا ہے کہ پڑھتے پڑھتے، پڑھاتے پڑھاتے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کردیں، میں کیسے کسی کی ریس کرسکتا ہوں؟ آپ لوگ اپنا گھربار چھوڑ کر یہاں علم حاصل کرنے کے لئے آئے ہیں۔ میرے پاس امانت ہیں۔ اگر اس وقت میرا سفر ہوجائے (موت آجائے) تو امانت میں خیانت کرکے خدا کو کیا منہ دکھاؤں گا۔ کافی دیر تک روتے رہے۔ پھر کہنے لگے اللہ مجھ سے یہ سوال نہیں کرے گا کہ آپ نے لوگوں کے لئے کیا کیا اور کیسے کھانے کا نظم کیا ہے اور کیسی رہائش مہیا کی ہے؟ ہاں! تعلیم وتربیت میں مجھ سے کوتاہی ہوگی تو ضروری اللہ کے یہاں بازپرس ہوگی۔ اسی حالت میں لیٹے لیٹے چھ سات کتابوں کا سبق پڑھایا، اللہ اکبر! کیا استحضار کا عالم کیا عجب شان تھی حضرت کی؟“ (مولانا احمد عبداللہ، پیغام محمود ص۳۹،۴۰، تذکرہ مشائخ دیوبند ص۳۶۱)

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ ...... حیات و خدمات

آخری قسط

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

تلاوت کے دوران سانپوں کا جھومنا

میاں عبدالصمد لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اپنا چشم دید واقعہ بیان فرماتے ہیں: ''۱۹۴۶ء کے الیکشن کے دوران حضرت شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کشمیر تشریف لے گئے۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ الیکشن میں حصہ لینے کے مخالف تھے۔ جب کہ جماعت کا فیصلہ الیکشن لڑنے کا تھا۔ ہم انہیں لینے کشمیر چلے گئے۔ رات کو ملاقات ہوئی۔ صبح انہیں تلاش کرنے لگے تو معلوم ہوا کہ فلاں جھیل پر صبح کی نماز پڑھ کر تشریف لے جاتے ہیں اور کافی دیر بعد واپس تشریف لاتے ہیں۔ جب ہم وہاں پہنچے تو دیکھا کہ پہاڑی کی چوٹی پر تشریف فرما ہیں اور باآواز بلند تلاوت قرآن میں مصروف ہیں۔ ہم نے آنکھوں سے دیکھا کہ سامنے والی پہاڑی پر سانپوں کا جم غفیر ہے جو تلاوت قرآن کی سماعت میں مصروف ہے۔ ایک بڑا سانپ پھن پھیلا کر جھوم رہا ہے ہم وہیں رک گئے اور اپنے سانس بھی روک لئے۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ قرآن پاک پڑھتے رہے اور سانپ جھومتے رہے۔ ہم نے درختوں پر نگاہ ڈالی تو پرندے بھی خاموش نظر آئے۔

شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے پون گھنٹے کے بعد تلاوت ختم کی سانپوں نے سر کو پہلے پہاڑی پر رکھا جیسے سجدہ ریز ہوں۔ پھر آہستہ آہستہ چلے گئے۔ پرندے بھی خداوند قدوس کی حمد وثناء کے گیت گاتے ہوئے اڑ گئے۔

شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے ہماری طرف دیکھتے ہوئے فرمایا: دیکھا تم نے؟ اگر میں پہاڑوں کو قرآن پاک سناؤں تو ریزہ ریزہ ہو جائیں، سمندر کو برف بنا دوں، ہوا کو ساکت کر دوں، مگر میری قوم نے میرے سر کے بالوں کی سیاہی کو سفیدی سے بدل دیا۔ مگر ان کے دلوں کی سیاہی کو میں نہ دھو سکا۔ ہم نے آنے کا مقصد بیان کیا تو تھوڑی بحث وتمحیص کے بعد تیاری کر لی۔'' (سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سوانح وافکار)

انگارے ہاتھوں پر رکھ دیئے

لاہور کے سید افتخار احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ: تقسیم سے پہلے شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ ریاست پٹیالہ میں تشریف لائے اور خطاب فرمایا۔ خطاب کے دوران سپرنٹنڈنٹ پولیس سردار بل بیر سنگھ جو وردی میں تھا۔ سٹیج پر آیا اور کہا کہ آپ سید ہیں اور سنا ہے کہ سید پر آگ اثر نہیں کرتی۔ چونکہ معترض سکھ تھا اسی لئے آپ نے دونوں ہاتھ ایس پی کے سامنے کر دیئے۔ اس نے اپنے محافظ کو کہا کہ انگارے لاؤ۔ چنانچہ اس نے آگ کے

انگارے آپ کے ہاتھوں پر کھ دیئے اور آپ پانچ منٹ تک انگارے لئے کھڑے رہے۔ایس پی نے کہا کہ بس! اب پھینک دیں۔ پھر آپ کے ہاتھ دیکھے اور چومتے ہوئے کہا کہ:’’شاہ جی! میرے سینے میں بھی آ گ لگی ہوئی ہے۔خدا کے لئے اسے ٹھنڈا کر دیں۔ مجھے کلمہ پڑھا دیں۔چنانچہ اسی وقت مسلمان ہوگیا۔‘‘

(سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ سوانح وافکار)

آپ نے تقسیم سے پہلے مجلس احرار اسلام بعد ازاں مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے عظیم الشان خدمات سرانجام دیں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام

تقسیم سے پہلے مجلس احرار اسلام نے قادیانیوں کا ناطقہ بند کئے رکھا۔ چونکہ مجلس احرار اسلام ایک سیاسی جماعت تھی، سیاسی جماعت سے ہر آدمی کا متفق ہونا ضروری نہیں تو مجلس نے قادیان میں دفتر قائم کیا اور اس کے ساتھ ہی ایک غیر سیاسی شعبہ ’’تحفظ ختم نبوت‘‘ کے نام سے قائم کیا۔ جس کا سیاسیات سے کوئی تعلق نہ تھا۔ قادیان میں اس کا دفتر قائم کیا گیا اور فاتح قادیان مولانا محمد حیات ؒ، مولانا عنایت اللہ چشتی ؒ اور قادیان کے سید چراغ شاہ ؒ اس کے ٹرسٹی بنائے گئے۔ قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۹ء میں اسے باقاعدہ جماعتی شکل دے کر مجلس تحفظ ختم نبوت نام رکھا گیا۔

چنانچہ مجلس احرار اسلام کے عمائدین میں سے بعض حضرات شاہ جی ؒ کی سرپرستی میں اس کے عہدہ دار مقرر کئے گئے۔ تا آنکہ ۱۹۵۳ء میں تحریک چلی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت، مجلس احرار اسلام کے شانہ بشانہ رہی۔ مجلس احرار نے بھی اپنی سرگرمیاں عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت اور دعوت وتبلیغ تک محدود کر دیں۔

۱۹۵۳ء کی تحریک کے بعد جماعت کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ مجلس احرار کی قیادت ضیغم احرار شیخ حسام الدین ؒ، ماسٹر تاج الدین انصاری ؒ کے سپرد کر دی گئی۔ جب کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کی رہنمائی شاہ جی ؒ، قاضی احسان احمد ؒ اور مولانا محمد علی جالندھری ؒ کے ہاتھوں میں رہی۔ جماعت کی تقسیم کے ساتھ ساتھ جماعتی اثاثے بھی تقسیم کر دیئے گئے۔

۱۳ر ستمبر ۱۹۵۴ء کو مجلس تحفظ ختم نبوت کا باقاعدہ انتخاب ہوا۔ حضرت شاہ جی ؒ پہلے صدر اور مولانا محمد علی جالندھری ؒ جنرل سیکرٹری چنے گئے۔ حضرت شاہ جی ؒ تازیست (وفات: ۲۱ر اگست ۱۹۶۱ء) مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر رہے۔ مجلس احرار اسلام کے ساتھ بھی اپنی ہمدردیاں جاری رکھیں۔ دونوں جماعتیں باہم شیر وشکر ہو کر عقیدہ ختم نبوت کی ترجمانی اور چوکیداری کا فریضہ سرانجام دیتی رہیں۔

حضرت امیر شریعت ؒ نے نصف صدی سے زائد قوم کو قرآن پاک سنایا اور اپنی ولولہ انگیز خطابت سے ان کے دلوں کو ولولہ بخشا۔ وفات سے چند سال قبل فالج کا حملہ ہوا۔ اور مرض بڑھتا گیا

جوں جوں دوا کی۔ فرزندان امیر شریعت خدام ختم نبوت بالخصوص مولانا زرین خان صاحب سابق مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کچا کھوہ خانیوال، اور کچھ دن مولانا محمد اکرم طوفانی نے خدمت کی سعادت حاصل کی۔ ملتان کے معروف اطباء حکیم عطاء اللہ صاحب، حکیم حنیف اللہ صاحب، نے عبادت سمجھ کر شاہ جی صاحب کا علاج معالجہ جاری رکھا۔ قیمتی سے قیمتی ادویات استعمال کراتے رہے۔ کچھ عرصہ لاہور کے سلطان فونڈری کے مولوی محمد اکرم برادران نے حضرت شاہ جی صاحب کے علاج کے لئے اپنی دولت کے خزانے کھول دیئے۔ لیکن وقت موعود قریب آرہا تھا۔ حضرت شاہ جی صاحب کی طبیعت روز بروز کمزوری کی طرف بڑھ رہی تھی۔ حضرت شاہ جی صاحب نے پروگراموں پر جانا چھوڑ دیا۔ اور ''فاذا فرغت فانصب'' پر عمل کرتے ہوئے اپنے آپ کو عبادت وریاضت کے لئے وقف کردیا تھا۔ دوستوں کو کم وقت دے رہے تھے۔ وفات سے چند گھنٹے قبل غنودگی کی کیفیت طاری ہوئی۔ جونہی وقت موعود آیا تو چہرہ ہشاش بشاش ہوگیا اور ارشاد خداوندی: ''یایتھا النفس المطمئنة الرجعی الی ربک راضیة مرضیة فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی'' روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی اور اگلے دن (۲۲ اگست ۱۹۹۶ء) آپ کا جنازہ اٹھایا گیا۔ دو میل کے ایریا میں انسانی سرہی سر نظر آرہے تھے۔ اور ہر طرف آہ وبکا کی کیفیت طاری تھی۔

حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی صاحب، حضرت مولانا خیر محمد جالندھری صاحب، حضرت مولانا محمد علی جالندھری صاحب، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے فیصلہ کے مطابق آپ کے فرزند اکبر حضرت مولانا سید عطاء المنعم ابوذر بخاری صاحب کی دستار بندی کی گئی۔ آپ ہی نے اپنے عظیم والد کی نماز جنازہ کی امامت کرائی۔ تقریباً ڈیڑھ لاکھ افراد نے جنازہ میں شرکت کی۔ آپ لانگے خان باغ کے ساتھ جلال باقری قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی تربت پر کروڑ ہا رحمتیں نازل فرمائیں۔ آمین!

ماہانہ درس قرآن بعنوان تحفظ ختم نبوت کہروڑپکا

۱۴ر جولائی ۲۰۱۹ء بروز اتوار کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کہروڑپکا کے زیر اہتمام بعد نماز مغرب بستی خیر محمد والی چیلے واہن میں ماہانہ درس قرآن بعنوان تحفظ ختم نبوت منعقد ہوا۔ درس قرآن کی نگرانی مولانا منیر احمد ریحان نے کی۔ خصوصی بیان حضرت مولانا محمد اسحق ساقی مبلغ مجلس بہاول پور کا ہوا۔ مولانا محمد اسحق ساقی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کا بنیادی جز ہے۔ اس پر کامل ایمان لائے بغیر کوئی بھی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔ مولانا نے حیات عیسیٰ ردقادیانیت پر بھی روشنی ڈالی۔ پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے مولانا محمد اعظم، مولانا محمد زاہد شیخ، مولانا محمد بلال اور بھائی محمد ارشد نے پروگرام سے قبل علاقہ بھر میں تشہیر کی خصوصی تعاون کیا۔

مولانا حافظ قاری عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ

مولانا اللہ وسایا

مولانا حافظ قاری عبدالخالق صاحب ۱۳؍جولائی ۲۰۱۹ء کو بنگلہ یتیم والا ضلع بہاول نگر میں وصال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مولانا قاری عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ ارائیں برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ علاقہ کے زمینداروں میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ آپ کے قریبی عزیز ایم.پی.اے و ایم.این.اے بھی بنتے رہے۔ علاقہ کے چوہدری ہونے کے باوجود آپ نے دینی تعلیم کی طرف توجہ دی۔ ماموں کانجن مدرسہ احیاء العلوم میں آپ پڑھتے رہے۔ حضرت قاری رحیم بخش پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں قرآن مجید کی گردان مکمل کی اور پھر بقیہ تعلیم جامعہ خیرالمدارس میں مکمل کی۔ آپ نے اپنے گاؤں میں حفظ وناظرہ کا درس بھی قائم کیا۔ جامعہ خیرالمدارس ملتان کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ کے آپ نسبتی صاحبزادے تھے۔ آپ نے اپنی اولاد کو دین پڑھایا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت سے آپ کا جندجان کا رشتہ تھا۔ لاہور جامع مسجد عائشہ میں آپ عرصہ تک خطیب وامام بھی رہے۔ خوب فقیر منش انسان تھے۔ متوکل علی اللہ تھے۔ ہر وقت نیکی کے کاموں کے حریص تھے۔ آپ نے اپنے علاقہ میں خوب کام کیا۔ جامعہ قاسم العلوم فقیر والی کی شوریٰ کے رکن بھی رہے۔ اللہ رب العزت نے آپ کو خیر کے کاموں کی توفیق سے نوازا تھا۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے صحت ڈانواں ڈول تھی۔ موعود وقت آن پہنچا اور اللہ رب العزت کے حضور حاضر ہوگئے۔ حق تعالیٰ بال بال مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب ہو۔ امین بحرمۃ النبی الکریم!

حاجی سیف الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کا وصال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وتبلیغی جماعت سمندری گوجرہ روڈ چک ۴۵۰ گ ب اڈہ کے امیر حاجی سیف الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ ۱۳؍جولائی بروز ہفتہ اللہ کو پیارے ہوگئے۔ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ انتہائی مشفق مہربان تھے۔ عالمی مجلس کے مخلص ذمہ دار ہونے کے باوجود کارکن بن کر کام کرتے۔ ختم نبوت کی تمام کانفرنسوں میں شرکت کرتے۔ اپنے اور قرب وجوار کے تمام چلوک میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھتے۔ اپنے بیٹوں کو بھی ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے وقف کیا ہوا تھا۔ دنیادار ہونے کے باوجود دین والوں سے عقیدت واحترام کا رشتہ تھا۔ مسجد سے گہرا تعلق، صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ اولاد میں حافظ اور علماء چھوڑ کر ذخیرہ آخرت بنا گئے۔ عالمی مجلس کی طرف سے ضلع ٹوبہ کے تمام مدارس میں قرآن خوانی اور بلندی درجات کا اہتمام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین! (مولانا محمد خبیب)

۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء ...... یوم تحفظ ختم نبوت

مولانا مفتی خالد محمود

۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو تاریخ ساز جدوجہد کے بعد اسلامی جمہوریہ پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

’’عقیدۂ ختم نبوت‘‘ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ اس پر ایمان لانا اسی طرح ضروری ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی اکرم ﷺ کی رسالت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ یہ عقیدۂ قرآن کریم کی سو سے زائد آیات اور دو سو سے زائد احادیث سے ثابت ہے۔ امت کا سب سے پہلا اجماع بھی اسی پر منعقد ہوا۔ اور آج تک امت کا اجماع چلا آرہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی کسی نے آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی، امت نے نہ صرف یہ کہ اسے قبول نہیں کیا، بلکہ اس وقت تک سکون کا سانس نہیں لیا جب تک کہ اس ناسور کو کاٹ کر جسد امت سے علیحدہ نہیں کردیا۔ آنحضرت ﷺ کے آخری دور حیات میں تین افراد نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ آپ ﷺ نے اس پر کیا طرز عمل اختیار کیا یہ پوری امت کے لئے مشعل راہ ہے اور امت کے لئے ایک راہنما درس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو بتانا چاہا کہ آنحضرت ﷺ کے ارشادات اور زبانی ہدایات کے ساتھ عملی طور پر بھی راہنمائی ہوجائے۔

تین افراد نے نبوت کا دعویٰ کیا: ۱...... اسود عنسی۔ ۲...... طلیحہ اسدی۔ ۳...... مسیلمہ کذاب۔

اسود عنسی یمن کے علاقے صنعاء کا رہنے والا تھا اور عنس قبیلے کا سردار تھا۔ اس لئے عنسی کہا جاتا ہے۔ حدیث میں اسے صاحب صنعاء کہا گیا ہے۔ اس کا نام عبہلہ تھا۔ چونکہ بہت کالا تھا اس لئے اسود نام پڑ گیا۔ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور یمن کے گورنر کو قتل کر کے پورے یمن پر قبضہ کرلیا۔ آنحضرت ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ نے حضرت فیروز دیلمیؓ کو اس کے خاتمے کے لئے بھیجا اور حضرت فیروزؓ نے اسود عنسی کے گھر میں نقب لگا کر اس کا خاتمہ کردیا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے آپ ﷺ کو اس کی اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو یہ بات بتاتے ہوئے فرمایا: فاز فیروز (فیروز کامیاب ہوگیا) اس طرح ایک جھوٹے نبی کے خاتمے پر بارگاہ رسالت سے حضرت فیروزؓ نے کامیابی کی سند حاصل کی۔

طلیحہ بن خویلد جو قبیلہ بنو اسد سے تعلق رکھتا تھا، نے بھی آنحضرت ﷺ کی حیات مبارکہ میں نبوت کا دعویٰ کیا اور کئی افراد اکٹھے کر لئے۔ آپ ﷺ نے معروف صحابی کمانڈر حضرت ضرار بن ازورؓ کو اس کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ انہوں نے اس کا محاصرہ کرتے ہوئے اس پر حملہ کیا۔ اگرچہ طلیحہ قابو میں نہیں آیا،

بھاگ گیا مگر باقی لوگوں کے ساتھ جنگ ہوئی اور مسلمان کامیاب وکامران واپس لوٹے۔ ابھی حضرت ضرارؓ راستے میں تھے کہ آنحضرت ﷺ کا وصال ہوگیا۔

مسیلمہ کذاب تھا جو یمامہ کے مضبوط قبیلے بنوحنیفہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے آنحضرت ﷺ کی نبوت کا انکار نہیں کیا، بلکہ نبوت میں شراکت کا دعویٰ کیا اور اس پر مبنی خط تحریر کروایا۔ (دلائل النبوۃ ج۵ ص۳۳۱)

اس کے جواب میں حضور اکرم ﷺ نے تحریر فرمایا: ”محمد رسول اللہ کی جانب سے مسیلمہ کذاب کے نام! سلام ہو اس پر جو ہدایت کی اتباع کرے۔ اما بعد! زمین اللہ کی ہے، اللہ جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنادیتا ہے۔“ (دلائل النبوۃ، ترجمان السنہ)

اس دن سے مسیلمہ کا نام کذاب پڑ گیا اور اس کے نام کا حصہ بن گیا۔ حضور اکرم ﷺ نے زمین کی تقسیم کے بارے میں جواب دیا کہ یہ اللہ کی ہے، اللہ جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنادیتا ہے اور نبوت میں شراکت اور اپنے آپ کو رسول اللہ لکھنے کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ یہ بات کہنے والا سب سے بڑا جھوٹا ہے اور یہ بات اس قابل ہے کہ اس کی طرف دھیان ہی نہ دیا جائے۔ البتہ اس کے قاصدوں کو کہا کہ اگر قاصد کا قتل کرنا جائز ہوتا تو میں تم دونوں کی گردن اڑادیتا۔ یہ ہے حضور اکرم ﷺ کا اسوۂ حسنہ اور عملی نمونہ کہ ایک لمحے کے لئے بھی جھوٹی نبوت برداشت نہیں اور اسلام اور مسلمانوں کے لئے اس کا دعویٰ ناقابل برداشت ہے۔

اسود عنسی اور طلیحہ اسدی کی طرح آنحضرت ﷺ کو مسیلمہ کذاب کی بیخ کنی اور اس کے خاتمے کا موقع نہیں ملا۔ اس لئے حضرت ابوبکر صدیقؓ (جن کے سامنے آپ کا اسوۂ حسنہ موجود تھا) نے مسیلمہ کذاب کے فتنے کے خاتمے کے لئے ایک لشکر بھیجا جس میں بڑے بڑے صحابہ کرامؓ تھے اور تمام صحابہ نے اس لشکر کشی پر اتفاق کیا، یوں سب سے پہلا اجماع اور سب سے قوی اور مضبوط اجماع منکرین ختم نبوت کے خلاف منعقد ہوا۔ اس جنگ میں سب سے پہلے عکرمہؓ پھر حضرت شرحبیل بن حسنہؓ اور آخر میں حضرت خالد بن ولیدؓ نے لشکر کی کمان کی۔ مسیلمہ کذاب اپنے بیس ہزار لشکریوں سمیت حدیقۃ الموت میں جہنم رسید ہوا۔ مسیلمہ کذاب کے خلاف ختم نبوت کے تحفظ کے اس پہلے معرکہ میں بارہ سو صحابہ کرامؓ وتابعین شہید ہوئے۔ جن میں سات سو قرآن مجید کے حافظ وعالم اور ستر بدری صحابہ کرامؓ بھی تھے۔ جب کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں لڑی جانے والی تمام جنگوں میں شہید ہونے والے صحابہ کرامؓ کی تعداد ۲۵۹ ہے۔ مسیلمہ کذاب حضرت وحشیؓ کے ہاتھوں جہنم رسید ہوا۔ جس پر انہوں نے کہا کہ حالت کفر میں میرے ہاتھوں ایک بڑے مسلمان شہید ہوئے تھے۔ آج ایک بڑے کافر کو قتل کرکے میں نے اس کا مداوا کردیا۔ یہ تو خلیفہ اوّل اور صحابہ کرامؓ کا اجماعی طرز عمل تھا۔ انفرادی طور پر صحابہؓ نے کیا طرز عمل اختیار کیا درج ذیل دو واقعات سے اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

۱...... یمن میں حضرت ابومسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ جن کا نام عبداللہ بن ثوب تھا، وہ حضور اکرم ﷺ کے عہد

مبارک میں اسلام لا چکے تھے۔ مگر ابھی تک آپ ﷺ کی زیارت سے مشرف نہیں ہوئے تھے۔ اسود عنسی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ ابو مسلم خولانی کو بھی بلایا اور اپنی نبوت پر ایمان لانے کی دعوت دی۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ انکار پر اسود عنسی نے ایک خوفناک آگ دہکائی اور اس میں انہیں ڈال دیا۔ وہ بلاتردد خوف آگ میں کود گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آگ کو ان کے لئے بے اثر کر دیا اور وہ آگ سے صحیح سلامت نکل آئے۔ یہ واقعہ اتنا عجیب تھا کہ اسود عنسی اور اس کے ساتھیوں پر ہیبت طاری ہوگئی اور انہیں ہمت نہ ہوئی کہ وہ مزید ان کے خلاف انتقامی کارروائی کریں۔ مگر انہیں اپنی خود ساختہ جھوٹی نبوت زمین بوس ہوتی محسوس ہوئی۔ اس لئے انہیں یمن سے جلاوطن کر دیا۔ وہ سیدھے مدینہ منورہ روانہ ہوگئے۔ جب مدینہ منورہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ آقا مدنی ﷺ وصال فرما چکے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ ان کے خلیفہ مقرر ہو چکے ہیں۔ وہ مدینہ منورہ میں اجنبی تھے۔ مسجد نبوی میں ایک ستون کے پیچھے نماز میں مشغول ہوگئے۔ حضرت عمرؓ وہاں موجود تھے۔ ایک اجنبی مسافر کو دیکھا، نماز سے فارغ ہونے کا انتظار کیا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عمرؓ نے پوچھا: کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے کہا: یمن سے۔ یمن کے واقعے کی اطلاع مدینہ منورہ پہنچ چکی تھی۔ حضرت عمرؓ نے بڑے اشتیاق سے پوچھا: اللہ کے دشمن اسود عنسی نے ہمارے دوست کو آگ میں ڈالا تھا۔ آگ نے ان پر اثر نہیں کیا تم انہیں جانتے ہو؟ حضرت ابو مسلم خولانیؒ نے کہا: ہاں! ان کا نام عبداللہ بن ثوب ہے۔ حضرت عمرؓ کی فراست ایمانی نے کام کیا۔ فوراً پوچھا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ وہ آپ ہی تو نہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! حضرت عمرؓ انہیں فوراً خلیفۃ المسلمین حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس لے گئے اور ابو مسلم خولانی کو اپنے اور حضرت ابوبکرؓ کے درمیان بٹھا کر فرمایا: اللہ کا شکر ہے کہ اللہ نے مجھے موت سے پہلے امت محمدیہ کے اس شخص کی زیارت کرادی جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسا معاملہ فرمایا۔ (حلیۃ الاولیاء ج۲ ص۱۲۹، ترجمان السنۃ ج۴ ص۳۳۱)

۲...... اسی طرح حضرت حبیب بن زید انصاریؓ کو مسیلمہ کذاب نے بلا کر پوچھا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ انہوں نے فرمایا: ہاں! اس نے پھر پوچھا کہ تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس پر انہوں نے عجیب جواب دیا کہ: ''تم جو کچھ کہہ رہے ہو میرے کان اس سے بہرے ہیں۔'' یعنی گواہی تو بہت دور کی بات، میرے کان یہ بات سننے کے لئے ہی تیار نہیں اور نہ ہی سننا چاہتا ہوں۔ مسیلمہ نے بار بار یہ سوال کیا مگر ان کا یہی جواب تھا۔ مسیلمہ ان کا ایک ایک عضو کاٹتا رہا اور اپنا سوال دہراتا رہا۔ مگر حضرت حبیب بن زیدؓ بھی ثابت قدم رہے۔ یہاں تک کہ ان کو شہید کر دیا گیا۔

صحابہ کرامؓ نے اپنے طرز عمل سے امت پر یہ ثابت کر دیا کہ وہ آگ میں کود سکتے ہیں، اپنا ایک ایک عضو کٹوا سکتے ہیں، جان دے سکتے ہیں مگر حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ امت نے

آنحضرت ﷺ، خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ اور صحابہ کرامؓ کے اس مبارک عمل کو اپنے لئے نمونہ اور اسوہ بنایا۔ اسے اپنے لئے مشعل راہ بنایا اور جب بھی کسی شوریدہ سر نے نبوت کا دعویٰ کیا امت نے نہ صرف یہ کہ اس کا مقابلہ کیا، بلکہ جب تک اس کا قلع قمع نہیں کر دیا چین اور سکون کا سانس نہیں لیا۔

پوری تاریخ اسلامی میں ایک واقعہ بھی ایسا پیش نہیں کیا جاسکتا کہ کبھی کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو اور امت نے اسے خاموشی سے برداشت کر لیا ہو۔ اسی عمل کا تسلسل ہے کہ جب متحدہ ہندوستان میں مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنے پیروکاروں کی ایک جماعت بنالی تو اسوۂ نبوی اور صحابہ کرامؓ کے عمل کی پیروی کرتے ہوئے علمائے حق اس جھوٹی نبوت کے خاتمے کے لئے میدان عمل میں آئے اور اس کا ہر سطح پر مقابلہ کیا۔ اس وقت کی حکومت برطانیہ کی چونکہ مکمل سرپرستی مرزا غلام احمد قادیانی کو حاصل تھی۔ اس لئے اس فتنے کا خاتمہ اس طرح تو نہیں کیا جاسکا جس طرح دور نبوی اور دور صحابہ میں ہوا۔ مگر اس کے مقابلہ اور اسے ختم کرنے کے لئے کوئی سستی اور غفلت بھی نہیں برتی گئی۔ بلکہ تحریری، تقریری، مناظرہ، مباہلہ غرضیکہ ہر سطح پر اس کا مقابلہ کیا۔ بے شمار تحریریں پیش کی جاسکتی ہیں کہ یہ صرف ایک فرقہ نہیں بلکہ نبوت محمدی ﷺ کے خلاف ایک بغاوت اور اسلام کے متوازی ایک علیحدہ دین ہے۔ جس کا اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی انہیں اسلام کا نام استعمال کرنے کا حق ہے۔ نہ یہ اپنے آپ کو مسلمان کہلوا سکتے ہیں۔ لیکن ان کی ہٹ دھرمی ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہ اسلام اور مسلمانان اسلام کا نام استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ امت محمدیہ نے یہ مطالبہ کیا کہ انہیں غیر مسلم قرار دیا جائے۔ اس کے لئے ۱۹۵۳ء میں تحریک چلی، جس میں یہی بنیادی مطالبہ تھا۔ ۱۹۷۴ء میں ایک بار پھر تحریک چلی جس میں پاکستان کے تمام مسلمانوں کا بیک آواز ایک ہی مطالبہ تھا کہ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اس مطالبے نے زور پکڑا، پرامن تحریک چلی۔ پوری قوم اس مسئلے پر متفق تھی۔ چنانچہ یہ تحریک ۷ رستمبر کے تاریخ ساز آئینی فیصلے پر منتج ہوئی۔

۷ رستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی کا اجلاس ہوا جس میں وہ تاریخی بل پیش کیا گیا۔ آخرکار قومی اسمبلی نے فیصلہ کا اعلان کیا کہ: ''مرزا قادیانی کے ماننے والے ہر دو گروپ غیر مسلم ہیں۔'' اور اس شق کو باقاعدہ آئین کا حصہ بنا دیا گیا۔ قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد وعدہ کیا گیا تھا کہ اس سلسلے میں باقاعدہ قانون سازی کی جائے گی تاکہ قادیانی اپنے لئے اسلام اور مسلمان کا لفظ اور دیگر اسلامی اصطلاحات استعمال نہ کر سکیں۔ مگر اس سلسلے میں ٹال مٹول سے کام لیا گیا اور قانون سازی نہ کی جاسکی۔ تاآنکہ ۱۹۸۴ء میں ایک بار پھر تحریک کو منظم کیا گیا۔ جس کے نتیجے میں امتناع قادیانیت آرڈیننس منظور ہوا جس کی رو سے قادیانیوں کے لئے اپنے آپ کو مسلمان کہنا یا کہلوانا، اپنی عبادت گاہ کو مسجد قرار دینا، اذان دینا، کلمہ طیبہ کا بیج لگانا، مرزا غلام احمد کو نبی کہنا، اس کے ساتھیوں کو صحابی اور اس کی بیویوں کو امہات المؤمنین کہنا وغیرہ الفاظ کا استعمال قابل تعزیر جرم قرار دیا گیا۔ حکومت وقت سے مطالبہ ہے کہ قادیانیوں کو آئین پاکستان کا پابند بنایا جائے۔

قادیانی بیعت کا نیا ڈرامہ

مولانا محمد رضوان عزیز

انسانی تاریخ میں جس طرح سنجیدہ لوگ اپنی کارکردگی اور عمدہ کارناموں کے باعث زندہ رہ جاتے ہیں، ایسے ہی بعض جوکر قسم کے لوگ بھی اپنی فلمی زندگی جس میں انسانوں کے لئے مزاح کا وافر سامان مہیا کر کے تاریخ کا حصہ بن جاتے ہیں۔ عہد گزشتہ میں متنبی خرافہ، ابوزید سروجی، ملّا دو پیازہ اور بیربل یہ وہ مزاحیہ اور فضول قسم کے کریکٹر ہیں جنہوں نے عوام سے داد وصول کرنے کے لئے نئے نئے لطائف کو جنم دیا۔ لیکن ہندوستان کی زمین نے ایک ایسے جوکر کو جنم دیا جس کی پوری زندگی ہی فن لطیفہ کا قبیح باب تھی اور اس پر المیہ کہ اپنی باقیات میں ایسی جماعت کو چھوڑ گیا جس کا ہر فرد ہی کذب بیانی، ملمع سازی اور دھوکہ دہی میں یکتا و بے مثل ہے۔ اس جوکر کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے اور ان سرکسی کرداروں کو جماعت احمدیہ قادیانیہ کہتے ہیں۔ حال ہی میں ایک ویڈیو قادیانی جماعت نے وائرل کی، جس میں ہزاروں لوگ جماعت قادیانیہ کے موجودہ خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے مرزائیت کو اختیار کرتے دکھائی دے رہے ہیں۔ ’’ڈوبتے کو تنکے کا سہارا‘‘ مرزائیت اب الحمدللہ! دم توڑ رہی ہے۔ ان کی اصلیت دنیا پر کھلتی جارہی ہے۔ اب اپنی بقاء کے لئے اور وجود کا ثبوت دینے کے لئے جھوٹ کا سہارا لینے پر مجبور ہیں۔

پہلی بات تو یہ ذہن میں رہے کہ جرمنی میں ایسا کوئی واقعہ نمودار نہیں ہوا۔ مولانا افتخار احمد کولون حال مقیم جرمنی اور مولانا سہیل باوا صاحب آف لندن کی طرف سے اس کی تردید بھی آچکی ہے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ سب پھر ہے کیا؟ قادیانی جماعت اپنے سالانہ جلسے میں کچھ نو گرفتار شدہ لوگوں کو جن کو مختلف مذاہب سے دھوکہ دے کر قادیانی کیا گیا ہوتا ہے ان کی بیعت کا ڈرامہ کرتی ہے اور ساتھ ہی کسی فلمی سین کی طرح ایک ہیرو کے سامنے جیسے کیمرے کے کمال سے انسانی بھیڑ کو بھاگتا دکھایا جاتا ہے یہاں ایک قادیانیوں کا ریوڑ اپنے خلیفہ کے سامنے بٹھا دیا جاتا ہے تاکہ قلیل کو کثیر اور سوزش زدہ کو صحت مند موٹا پہلوان بنا کر نسل انسانی کو گمراہ کیا جاسکے۔ اگر واقعی بیس ہزار مسلمانوں نے بیعت فارم فل کر دیا ہے۔ بقول ان کے تو جماعت قادیانیہ سے درخواست ہے کہ بندہ کی اس تحریر کے بعد فوراً ان کے کوائف سوشل میڈیا پر پیش کر دے۔ جن کے ساتھ ان کے دستخط اور موجودہ تاریخ کا اندراج بھی ہو۔ لیکن ایسا یہ ہرگز نہیں کرسکیں گے۔ کیونکہ یہ تو وہی پرانے کردار ہیں جو ہر سال تجدید بیعت کے نام سے ایک ویڈیو بنوانے کے لئے بلائے جاتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو اس سے تنگ دل ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔

خدانخواستہ پوری دنیا بھی ان مرتدین سے بھر جائے تب بھی ہمارا ایمان ہے کہ غالب میرے سچے نبی حضرت محمد ﷺ کا دین ہی آنا ہے۔ کسی اور کو غالب نہیں آنا۔ مرزا قادیانی اور اس کی امت کا طرز عمل ہی یہی ہے کہ ہمیشہ اپنی جعلی بڑھتی ہوئی تعداد کا جعلی اظہار کر کے اپنے حق پر ہونے کی دلیل بنانا، لیکن کاش قادیانی امت اپنے مقام کا تعین تو اپنے خود ساختہ نبی کے فرمودات کی روشنی میں کر لیتی۔ مرزا غلام احمد اپنے اوپر ایمان لانے والوں کا تعارف کس صورت میں کروا کر گیا ہے، آیئے ذرا اس کی تحریروں کی روشنی میں ان بیعت کے ڈرامے بازوں کی حقیقت کو سمجھ لیں کہ خود ان کے خود ساختہ نبی نے ان کے بارے میں کیا کہا ہے؟ اب اگر مرزا قادیانی نے سچ کہا ہے تو قادیانی توبہ کر لیں اور اگر جھوٹ کہا ہے تو ایسے جھوٹے کی اتباع سے باہر نکل آئیں۔ امت مسلمہ آج بھی تمہاری واپسی کی منتظر ہے۔ مرزا قادیانی کے ارشادات ملاحظہ فرمائیں:

۱...... ’’میری جماعت میں ایسے کج دل لوگ ہیں جو اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں اور اس قدر خود غرض اور سفلہ پن کا شکار ہیں کہ ادنیٰ ادنیٰ خود غرضی کی بنیاد پر لڑتے ہیں۔‘‘

(ضمیمہ شہادۃ القرآن ص۲، خزائن ج۶ ص۳۹۵)

۲...... ’’اے بن (جنگل قادیان) کے رہنے والو! تم ہرگز نہیں ہو آدمی۔ کوئی ہے روبہ کوئی خنزیر اور کوئی ہے مار۔ یعنی قادیانی بقول ان کے نبی کے یا لومڑی ہوتا ہے یا سانپ یا سور یعنی خنزیر۔‘‘ لو اور کر لو بیعتیں۔

۳...... ’’اس گاؤں قادیان میں بڑے بڑے خبیث اور شریر اور ناپاک طبع اور کذاب اور مفتری رہتے ہیں۔‘‘ (نزول مسیح ص۶۰ تا ۶۴، خزائن ج۱۸ ص۴۳۰ تا ۴۳۴ ملخص)

ہم بھی یہی کہتے ہیں جو ان کا نبی کہتا ہے کہ قادیانی خبیث شریر ناپاک جھوٹے اور مفتی ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی ایسی ویڈیوز کا یقین نہ کیا جائے۔ اب اگر ہم انہیں جھوٹا کہنے میں غلط ہیں تو ان کا نبی بھی ان کے نزدیک جھوٹا ہے کیا؟

۴...... ’’ہماری جماعت کے لوگوں میں اب تک کوئی اہلیت تہذیب پاک دلی اور پرہیزگاری اور للّٰہی محبت پیدا نہیں ہوئی۔‘‘ (ضمیمہ شہادۃ القرآن ص۲، خزائن ج۶ ص۳۹۵)

یعنی نااہل، غیر مہذب، ناپاک دل اور فاسق جماعت ہے۔

۵...... یہ حوالہ ان کی بیعت کی اصلیت کو کھول دے گا کہ جس طرح یزید نے غلط بیعت پر دھوکہ دینا چاہا۔ بالکل ایسے ہی قادیانی بھی یزیدی ہیں۔ جھوٹی بیعتوں کا ڈرامہ کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

’’مجھے قادیان کی نسبت الہام ہوا ہے کہ یہاں یزیدی لوگ پیدا کئے جائیں گے۔‘‘ (تذکرہ ص۱۴۱)

لو جی! اب یہ اپنی جعلی بیعت والی ویڈیو مرزا قادیانی کو جہنم میں بھیج دو۔ تاکہ وہ دیکھ لے کہ تیرے تمام جھوٹوں میں سے یہی بات سچی نکلی کہ تیری قوم یزیدی نکلی ہے۔

جناب بھٹو صاحب اور ردقادیانیت

آخری قسط

مولانا اللہ وسایا

دختر مشرق محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کے دور حکومت میں بھی قادیانیوں نے پر پرزے نکالنے شروع کئے تو محترمہ نے اس کا سختی سے نوٹس لیا۔ صوبہ سندھ کے چیف سیکرٹری کنور ادریس قادیانی کو سندھ کے امن وامان کی صورتحال کا ذمہ دار قرار دے کر فوری تبادلہ کیا۔ جس کے بعد صورتحال مکمل کنٹرول میں رہی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ چونکہ وفاق کی علامت ہیں۔ اس لئے علیحدگی پسند تنظیم جئے سندھ میں بے شمار قادیانی ہیں۔ جو اپنے خلیفہ بشیر الدین محمود قادیانی کی پیشین گوئی کو سچا ثابت کرنے کے لئے جی. ایم سید کے ساتھ مل کر اکھنڈ بھارت کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ قادیانیوں کی کوشش تھی کہ منافقت کا لبادہ اوڑھ کر بے نظیر بھٹو صاحبہ کے گرد گھیرا تنگ کر کے انہیں اس بات پر مجبور کیا جائے کہ وہ اپنے والد بھٹو مرحوم کی طرف سے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کی ترمیم منسوخ کر دیں۔ مگر محترمہ نے اسلام دوستی اور دور اندیشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور کوئٹہ میں ایک عشائیہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ: ’’قادیانیوں کے بارے میں آئینی ترمیم ملک کی منتخب اسمبلی میں اتفاق رائے سے منظور ہوئی تھی۔ اس لئے وہ ترمیم درست ہے اور اسے ختم نہیں کیا جائے گا۔ ایک عشائیہ کے موقع پر سوالوں کے جواب دیتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ پیپلز پارٹی برسر اقتدار آکر ملک کے اسلامی تشخص کو برقرار رکھے گی۔ طاہر محمد خان کے عشائیہ میں ایک وکیل نے اپنا تعارف محترمہ بے نظیر سے کرایا اور کہا کہ وہ احمدی ہے۔ پیپلز پارٹی کی احمدیوں کے بارے میں کیا پالیسی ہے؟ اس پر بے نظیر نے کہا کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے سے قبل قومی اسمبلی میں بلا کر یہ موقع دیا گیا تھا کہ وہ ثابت کر سکیں کہ وہ ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن قادیانی سربراہ نے قومی اسمبلی میں آکر جو موقف بیان کیا، وہ ختم نبوت سے مکمل انکار تھا۔ اس لئے منتخب اسمبلی نے زور دیا کہ قادیانی مسلمان نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی نے کسی کو کافر قرار نہیں دیا۔ اس نے ایک فریم ورک دیا اور کہا جو اس کے اندر نہیں آئے گا، وہ مسلمان نہیں ہے۔ انہوں نے کہا قادیانیوں کے بارے میں ترمیم ۱۹۷۳ء کے آئین کا لازمی حصہ رہے گی۔‘‘ (روزنامہ جنگ لاہور بابت ماہ جون ۱۹۸۷ء)

محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ اکثر والد مرحوم کے اس کارنامے کا تذکرہ بڑے فخر سے کرتی ہیں لیکن قادیانی اس سے چڑتے ہیں اور لندن میں قادیانیوں کے سالانہ جلسہ میں خطاب کرتے ہوئے جب ایک مقرر نے یہ کہا کہ: ’’اس سال جنوری میں وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے یہ اعلان کیا ہے کہ ۱۹۷۳ء کی آئینی

ترمیم، جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔ میرے والد (بھٹو شہید) کے عظیم کارناموں میں سے ایک بڑا کارنامہ ہے تو قادیانی سامعین نے زور زور سے شیم شیم (شرم شرم) کے نعرے لگائے۔‘‘

(قادیانی جریدہ پندرہ روزہ لاہور مورخہ ۱۳؍اکتوبر ۱۹۸۹ء، ایشین ٹائمز مورخہ ۸؍ستمبر ۱۹۸۹ء)

جون ۱۹۹۰ء میں محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے موہڑہ شریف کے سالانہ عرس میں شرکت فرمائی۔

محترمہ کی اسلامی سرگرمیوں کو دیکھ کر قادیانی بوکھلا اٹھے۔ ملاحظہ فرمائیے، قادیانی جریدہ کی رپورٹنگ اور طوفان بدتمیزی! ’’ٹیلی ویژن پر ۹؍جون کو’’ حالات حاضرہ‘‘ کے پروگرام میں وزیراعظم پاکستان کی (اپنے میاں سمیت) مری کے نزدیک موہڑہ کے مقام پر مدفون ایک پیر صاحب کے سالانہ عرس کی تقریبات میں شرکت کے مناظر دکھائے گئے۔ جہاں موصوفہ نے مزار پر چادر چڑھائی اور مزار کا شاندار دروازہ لگوانے کے علاوہ زائرین کی سہولت کے لئے سات کلومیٹر لمبی سڑک تعمیر کرانے کا اعلان کیا۔ یہیں محترمہ نے زائرین سے خطاب کرتے ہوئے اپنے لئے ’’بیٹی اسلام‘‘ کا لقب استعمال فرمایا اور یہاں ایک چڑھی ہوئی آنکھوں والے مجاور یا سجادہ نشین نے ان کی موجودگی میں وطن عزیز کی ایک مذہبی (قادیانی) جماعت کے خلاف جی بھر کر خبث باطن کا مظاہرہ کیا۔ حیرت اس بات پر ہے کہ اسے نہ موصوفہ نے ٹوکا، نہ ان کے شوہر نامدار نے روکا اور نہ تقریب میں شریک کسی وزیر یا وزیر مملکت نے۔ جس سے صائب الرائے حلقوں کے اس تاثر کی ایک بار پھر توثیق ہوگئی کہ موصوفہ کا مسلک نہ شیعیت ہے نہ حنفیت نہ بریلویت اور نہ دیوبندیت و وہابیت۔ ان کا مسلک و مذہب صرف سیاست ہے اور بس۔ جس کا پہلا اصول اقتدار پر بہر طور پر مسلط رہنے کے لئے ہر سانچے میں ڈھل جانا ہے۔ کیا وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی دل آزار سیاست کی ’’بانگی‘‘ دکھانے کے لئے شومئی تقدیر وطن، کہ ہمارے یہاں تاریخ سے سبق سیکھنے کا رواج نہیں۔ ورنہ اس خطہ ارض میں لاکھوں نہیں کروڑوں انسان آج بھی زندہ موجود ہیں جو ان کے دو پیشرو حکمرانوں کی ایسی ہی دل آزار سیاست کا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں۔‘‘ (پندرہ روزہ لاہور مورخہ ۲۳؍جون ۱۹۹۰ء)

محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کی قادیانیوں سے نفرت اور ان کی سرگرمیوں کی سرکوبی کے نتیجہ میں قادیانیوں نے بوکھلا کر انہیں موت کی دھمکیاں دینا شروع کر دیں۔ ملاحظہ فرمائیے: ۱۰؍جولائی ۱۹۹۰ء کو روزنامہ نوائے وقت لاہور میں شائع ہونے والی خبر۔

قادیانیوں کے خلاف سخت اقدامات، بے نظیر کے لئے موت کا پروانہ ثابت ہوں گے۔ بھٹو اور ضیاء سزا بھگت چکے ہیں، بے نظیر سبق سیکھیں، قادیانی اخبار!

اوٹاوہ: ۹؍جولائی (انٹرنیشنل ڈیسک) وزیراعظم بے نظیر بھٹو کی حکومت، پاکستان میں قادیانیوں کے خلاف سخت اقدامات کرنے والی ہے۔ اس امر کا انکشاف کینیڈا سے شائع ہونے والے اخبار ’’نیو کینیڈا‘‘ نے

اپنے ایک اداریے میں کیا ہے۔ یہ اخبار امریکہ اور کینیڈا میں قادیانیوں کے ہیڈ کوارٹر کا ترجمان ہے۔ اخبار نے اپنے اداریے میں لکھا ہے کہ بے نظیر نے ملائیشیاء کے ایک اخبار میں انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ قادیانیوں وغیرہ سے جلد اپنی جان چھڑا لیں گے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ان کے خلاف سخت ترین اقدامات کرنے والی ہیں۔ ''نیو کینیڈا'' نے خبردار کیا ہے کہ اگر بے نظیر حکومت نے ایسی کوئی حرکت کرنے کی کوشش کی تو یہ بے نظیر کے اپنی موت کے پروانے پر دستخط کرنے کے مترادف ہوگا۔ اخبار نے واضح کیا ہے کہ بے نظیر کے والد ذوالفقار علی بھٹو اور جنرل ضیاء الحق دونوں نے قادیانیوں کے خلاف جو اقدامات کئے، وہ اس کی سزا بھگت چکے ہیں اور بے نظیر کو اس سے سبق سیکھنا چاہئے۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ ۱۰؍جولائی ۱۹۹۰ء)

محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے ۲؍جون ۱۹۹۱ء کو قومی اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے پیش گوئی کی تھی کہ: ''ایٹمی پلانٹ پر بھارت یا اسرائیل حملہ نہیں کرے گا بلکہ ملک کے اندر سے تخریب کاری ہوگی۔'' وہ سو فیصد درست ثابت ہورہی ہے کہ ۱۵؍ستمبر ۱۹۹۱ء کو روزنامہ پاکستان لاہور نے خبر دی کہ کہوٹہ پر حملہ کے لئے بھارت سے اڑنے والے اسرائیلی طیارے منصوبہ کے انکشاف پر واپس مڑ گئے۔ پاکستان میں ایجنٹوں کا حصول اسرائیل کے لئے مشکل نہیں۔ پاکستانی قادیانیوں کا مرکز حیفہ (اسرائیل) میں موجود ہیں اور یہودیوں اور قادیانیوں کے مقاصد مشترکہ ہیں۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان میں اسلحہ اور بعض اہم آلات کی سمگلنگ میں بعض سابق فوجی افسر بھی شامل ہیں جن کا تعلق قادیانی گروپ سے ہے اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ ایٹمی توانائی کمیشن میں ۲۵ سے ۳۰ تک قادیانی اعلیٰ عہدوں پر تعینات ہیں اور ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی، جن کے متعلق مایہ ناز سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر نے کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبل پرائز یہودیوں نے ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت دیا ہے۔ کہوٹہ پلانٹ کے تمام نقشہ جات، ایٹم بم کا ماڈل اور اہم معلومات یہودی سائنسدانوں کو فراہم کیں۔ (ڈاکٹر عبدالقدیر اور اسلامی بم از زاہد ملک)

ان حالات میں پاکستان پیپلز پارٹی کے جیالے کارکنوں کا فرض ہے کہ وہ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں، ان کی تمام اسلام دشمن سرگرمیوں پر نظر رکھیں۔ تاکہ بھٹو شہید کی روح خوش ہو۔

(شہید ذوالفقار علی بھٹو اور فتنہ قادیانیت ص۲تا۱۳)

مولانا ظفر اللہ سندھی کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاڑکانہ کے مبلغ مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی کے چچا جان محمد افضل بن لال محمد بروہی ۲۳؍جون ۲۰۱۹ء کو وفات پاگئے۔ دعا ہے کہ اللہ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! قارئین لولاک سے بھی دعاؤں کی درخواست ہے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

ختم نبوت کانفرنس ہڈالی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۲ جولائی ۲۰۱۹ء کو جامع مسجد کلیریاں والی میں بعد از نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی نگرانی ماسٹر محمد یونس نے کی۔ تلاوت کلام پاک مفتی محمد ناصر نے جبکہ ہدیہ نعت کی سعادت حافظ محمد احمد نے حاصل کی۔ کانفرنس سے مولانا مفتی معاویہ اسلم ہڈالی، مفتی محمد ناصر، مولانا محمد نعیم، مولانا نور محمد ہزاروی نے بیانات کئے۔ علاقہ بھر کے علماء وعوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس جوہر آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۳ جولائی کو جامعہ سعدیہ جوہر آباد میں بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت کی سعادت قاری محمد اکراش نے حاصل کی۔ حافظ محمد حذیفہ نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مولانا محمد سجاد نے نقابت کے فرائض سرانجام دیئے۔ مولانا مفتی زاہد محمود، مولانا عبدالحکیم لکی مروت، مولانا محمد نعیم خوشاب اور مولانا محمد اظہار الحسن کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس کا اختتام مولانا اظہار الحسن کی دعا سے ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس خوشاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۴ جولائی بعد نماز عشاء حسین آباد خوشاب میں ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ کانفرنس کا آغاز قاری حماد پشاوری کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ہدیہ نعت پیش کرنے کی سعادت حافظ شیراز احمد کے حصہ میں آئی۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد عبداللہ روڈہ نے انجام دیئے۔ مولانا تنویر احمد خانیوال، مولانا محمد نعیم خوشاب اور مولانا غلام محمد شیخ الحدیث جامعہ عبیدیہ فیصل آباد نے بیانات کئے۔ مقررین نے کہا کہ قادیانی عبدالشکور کو ایک پلاننگ کے تحت امریکی صدر کے سامنے پیش کیا گیا۔ حکمران قادیانیت نوازی اور اہل اسلام کے جذبات کو مجروح کرنے سے باز رہیں۔ کانفرنس مولانا غلام محمد فیصل آباد کی پرسوز دعا سے اختتام پذیر ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس فیصل آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۲ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۲۵ جولائی ۲۰۱۹ء کو اقبال گراؤنڈ سلیمی چوک ستیانہ روڈ فیصل آباد میں بعد از نماز عشاء منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت حضرت حافظ

پیر ناصرالدین خاکوانی، حضرت صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد اور حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ نے فرمائی۔ کانفرنس کا آغاز قاری محمود صدیق کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ نعتیہ کلام پیش کرنے کی سعادت مولانا قاری محمود مدنی، مفتی شاہد محمود، فیصل بلال حسان اور مولانا محمد شاہد عمران عارفی نے حاصل کی۔ نقابت کے فرائض مولانا سید خبیب احمد شاہ اور مولانا عبدالرشید سیال نے انجام دیئے۔ کانفرنس سے مولانا صاحبزادہ مبشر محمود، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا مفتی عبدالشکور رضوی، مولانا ضیاء اللہ شاہ بخاری، مولانا محمد یحییٰ عباسی اور حضرت مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ قادیانی اور قادیانی جماعت کا سربراہ مرزا مسرور اس خوشی میں مبتلا نہ ہو کہ آئین سے قادیانیت کو غیر مسلم قرار دینے والی شق ختم کر دی جائے گی۔ قادیانی خود اپنے لئے مشکلات کا دروازہ کھول رہے ہیں۔ مسلمان مہنگائی اور ٹیکسز کے طوفان برداشت کر سکتے ہیں لیکن ناموس رسالت پر کوئی سمجھوتا نہیں کر سکتے۔ کانفرنس کا اختتام رات دو بجے حضرت حافظ پیر ناصرالدین خاکوانی کی رقت آمیز دعا سے ہوا۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے مقامی جماعت کے کارکنان و ضلعی انتظامیہ نے بھرپور محنت و تعاون کیا۔

ختم نبوت کورس پاکپتن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدنی مسجد فرید نگر میں ۳۰ رجون اور یکم رجولائی ۲۰۱۹ء کو دو روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا عبدالحکیم نعمانی اور مولانا محمد یوسف محمودی کے لیکچرز ہوئے۔ کورس کا دورانیہ مغرب تا عشاء تھا۔ شرکاء کورس کو عقیدہ ختم نبوت، حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام اور کذبات مرزا قادیانی کے موضوعات پر تیاری کرائی گئی۔ الحمدللہ! کورس ہر حوالے سے کامیاب رہا۔ دریں اثناء مختلف مساجد میں بھی دروس ختم نبوت کی محافل بھی منعقد کی گئی تھیں۔

ختم نبوت کورس ساہیوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں ۲،۳ رجولائی ۲۰۱۹ء کو دو روزہ سالانہ تحفظ ختم نبوت کورس منعقد کیا گیا۔ کورس کی صدارت مولانا کلیم اللہ رشیدی نے فرمائی۔ کورس میں رد قادیانیت کی بابت تمام موضوعات پر اور فتنہ قادیانیت کی تازہ ترین صورتحال پر جاندار بیانات ہوئے۔ مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا عبدالحکیم نعمانی اور دیگر علماء کرام کے وجد آفریں بیانات ہوئے۔ کورس کے آخر میں سوال و جواب کی بھی نشست ہوئی۔ علاوہ ازیں! جامعہ محمدیہ سمیت مختلف مدارس و مساجد میں بھی بیانات کا سلسلہ جاری رہا۔ شرکاء کورس میں ختم نبوت پر مشتمل فری لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ تمام پروگراموں میں قاری عبدالجبار، مولانا محمد عمران اشرفی اور قاری نصیر احمد کی معیت و تعاون ساتھ ساتھ رہا۔

ختم نبوت کورس ہڑپہ شہر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد مولانا ولی محمد والی میں ۴؍جولائی ۲۰۱۹ء کو ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ صدارت قاری محمد معاویہ نے کی۔ کورس میں مولانا محمد قاسم رحمانی اور مولانا عبدالحکیم نعمانی کے ایمان پرور بیانات ہوئے۔ جناب محمد رمضان بگھیلا کی کاوشوں سے ہڑپہ شہر کے مضافاتی علاقوں سے کثیر تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی۔ بعد ازاں ۵؍جولائی ۲۰۱۹ء کو مولانا محمد قاسم رحمانی چک نمبر ایک میں قاری محمد سعید کے ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری کے عنوان پر خطبہ جمعۃ المبارک ارشاد فرمایا۔

شعور ختم نبوت کورس سنانواں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سنانواں تحصیل کوٹ ادو میں دو روزہ کورس یکم و ۲ جولائی ۲۰۱۹ء بروز سوموار و منگل بعد نماز مغرب تا عشاء جامع مسجد المجاہد میں منعقد ہوا۔ کورس میں لیہ اور کوٹ ادو کے مبلغ مولانا محمد ساجد نے عقیدہ ختم نبوت، حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، ظہور امام مہدی علیہ الرضوان و خروج دجال جیسے اہم موضوعات پر گفتگو کی۔ کورس میں سنانواں کے علماء کرام مولانا ارشاد گورمانی، مولانا ابوبکر معاویہ، مولانا عبدالحمید حقانی، مولانا عبدالعزیز، مولانا ابوبکر، مولانا عبدالباسط اور مفتی آصف عزیز سمیت تاجر حضرات نے شرکت کی۔

ختم نبوت کورس جنڈانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دو روزہ کورس ۵، ۶ جولائی بروز جمعہ، ہفتہ جامع مسجد سنہری جنڈانوالہ ضلع بھکر میں منعقد ہوا۔ کورس میں مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا محمد عثمان، مولانا محمد شفقت علی اور مولانا محمد ساجد کے اسباق ہوئے۔ عقیدہ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام اور قادیانی اور دوسرے کافروں کے درمیان فرق ایسے عنوانات پر اسباق پڑھائے گئے۔ کورس میں علماء کرام، طلباء عظام، سکول ٹیچرز اور تاجر حضرات سمیت تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے شرکت کی۔ کورس کی کامیابی کے لئے مولانا مفتی محمد ادریس اور ان کے رفقاء کرام نے بھرپور محنت کی۔

صراط مستقیم و تحفظ ختم نبوت کورس جوہر آباد

جامعہ محمودیہ بلاک نمبر ا جوہر آباد اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خوشاب کے زیر اہتمام ۱۵؍روزہ کورس ۵ جولائی تا ۱۸ کو منعقد ہوا۔ کورس میں مختلف علماء کرام نے مختلف موضوعات پر اسباق پڑھائے۔ اس دوران مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا محمد نعیم مبلغ خوشاب اور مولانا عبدالحکیم نے عقیدہ ختم نبوت، عقیدہ حیات

ونزول مسیح اور ردقادیانیت پر مفصل اسباق پڑھائے۔کورس کے اختتام پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے تمام طلباء میں جماعت کا لٹریچر اور انعامات تقسیم کیے گئے۔

ختم نبوت کورس میانہ سرگودھا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سہ روزہ ختم نبوت کورس ۹، ۱۰، ۱۱ جولائی ۲۰۱۹ء کو مدنی مسجد لاری اڈا میانی میں منعقد ہوا۔کورس میں مولانا محمد رفیق، مولانا محمد قاسم مبلغ عالمی مجلس منڈی بہاؤالدین نے تحفظ ختم نبوت کی اہمیت وضرورت اور ہماری ذمہ داریاں، حیات ونزول مسیح علیہ السلام، ردقادیانیت ورد عیسائیت ایسے موضوعات پر اسباق پڑھائے۔ تیسرے اور آخری روز خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد نے بھی شرکاء کو واعظ فرمایا۔قاری عبدالرحمٰن ضیاء بھی ہمراہ تشریف لائے۔صاحبزادہ خلیل احمد نے فرمایا کہ عقیدہ ختم نبوت ایمان کا بنیادی ولازمی جز ہے،خانقاہ سراجیہ کے متعلقین، متوسلین اور محبین تقریباً نصف صدی سے اس کے تحفظ کے لئے کردار ادا کر رہے ہیں اور تا صبح قیامت اس کی حفاظت کے لئے تیار ہیں۔

ختم نبوت کورس کوٹ رادھا کیشن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۹، ۱۰ جولائی ۲۰۱۹ء بروز منگل، بدھ کو مدرسہ فضیلت للبنات کوٹ رادھا کیشن ضلع قصور میں دوروزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔کورس کا دورانیہ ظہر تا عصر مقرر کیا گیا۔کورس کی صدارت مدرسہ ہذا کے مہتمم حضرت مولانا عبدالحق نے کی۔کورس میں مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا عبدالحکیم نعمانی ساہیوال اور مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور نے عقیدہ ختم نبوت، حیات ونزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور کذبات مرزا سمیت مختلف موضوعات پر اسباق پڑھائے۔

ختم نبوت کورس رینالہ خورد اوکاڑہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۹، ۱۰ جولائی ۲۰۱۹ء بروز منگل و بدھ کو بعد نماز مغرب تا عشاء جامعہ محمودیہ رینالہ خورد میں ختم نبوت کورس کا اہتمام کیا گیا۔کورس کی صدارت قاری محمد رمضان نے جب کہ سرپرستی مولانا سید اکرام اللہ شاہ نے فرمائی۔ کورس میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا عبدالرزاق مجاہد اور مولانا عبدالحکیم نعمانی ساہیوال کے لیکچرز ہوئے۔

ختم نبوت کورس بصیرپور اوکاڑہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۱، ۱۲ جولائی ۲۰۱۹ء بروز جمعرات وجمعہ کو جامعہ مدرسہ حنفیہ مدنی مسجد بصیرپور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں دوروزہ ختم نبوت کورس صبح آٹھ بجے تا گیارہ بجے اور ظہر تا عصر منعقد ہوا۔کورس کی نگرانی جناب عزیز خلیل اور صدارت قاری محمد زبیر فہیم نے کی۔کورس میں عقیدہ ختم

نبوت اور حیات ونزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن وسنت کی روشنی میں بیان کیا گیا۔ مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد کو اس کی اپنی کتابوں کی روشنی میں سامعین کے سامنے الم نشرح کیا گیا۔ کورس میں مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا عبدالرزاق مجاہد اور مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے اسباق پڑھائے۔ کورس کے اختتام پر سوال و جواب کی نشست منعقد کی گئی۔ شرکاء کورس کو انعامات سے بھی نوازا گیا۔ نیز ۱۲ جولائی ۲۰۱۹ء بروز جمعۃ المبارک کو قاری منیر والی مسجد دیپال پور میں مولانا عبدالرزاق مجاہد نے جب کہ مدرسہ انوار القرآن دیپال پور میں مولانا عبدالحکیم نعمانی نے حافظ محمد شعبان صدیقی کی زیر صدارت خطبات جمعہ ارشاد فرمائے۔

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا تین روزہ دورہ راولپنڈی، اسلام آباد

راولپنڈی اسلام آباد میں حضرت مولانا اللہ وسایا کے طے شدہ پروگرامات تکمیل پذیر ہوئے۔ ۱۹ جولائی ۲۰۱۹ء کو خطبہ جمعۃ المبارک جامع مسجد باب الاسلام F7 مرکز اسلام آباد میں، جبکہ بعد نماز مغرب جامع مسجد حنفیہ G7/1 اسلام آباد میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرؤف کی زیر صدارت ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ ۲۰ جولائی بروز ہفتہ بعد نماز مغرب جامع مسجد صدیق اکبر الہ آباد حضرت مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی کی زیر صدارت ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ ۲۱ جولائی بروز اتوار بعد نماز ظہر جامع مسجد اسلامیہ ہائی سکول مری روڈ لیاقت باغ میں ختم نبوت کنونشن ہوا۔ کنونشن میں مضافاتی شہروں کے علماء نے شرکت کی۔ پروگرام کے اختتام پر پریس کلب راولپنڈی میں پریس کانفرنس کی جس کے اندر مطالبہ کیا گیا ناموس رسالت کے قانون میں کسی قسم کی ترمیم برداشت نہیں کی جائے گی۔ اس موقعہ پر تاجر رہنما بھی موجود تھے۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد مرحبا کری روڈ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا قاضی مشتاق احمد کی زیر صدارت ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ درج بالا کانفرنسوں میں حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرؤف، شیخ الحدیث حضرت مولانا قاضی مشتاق احمد، مولانا محمد ظہور علوی، مولانا محمد نذیر فاروقی، مفتی عبدالسلام، مولانا عبدالغفار، مولانا محمد طیب، مولانا محمد طارق مبلغ ختم نبوت راولپنڈی کے بیانات ہوئے۔ جبکہ نعت رسول مقبول ﷺ فاروق معاویہ اور بابا خورشید احمد نے پیش کیں۔

قاری مشتاق احمد رحیمی قصوری کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کے امیر قاری مشتاق احمد رحیمی مدیر جامعہ رحیمیہ ترتیل القرآن بھسر پورہ کی والدہ ماجدہ ۳۱ جولائی ۲۰۱۹ء کی شب انتقال فرما گئیں۔ مرحومہ صوم صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ علماء کرام، قراء حضرات اور ختم نبوت جماعت سے عقیدت رکھنے والی خاتون تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ میں قصور کی مقامی جماعت کے احباب سمیت کثیر تعداد میں علماء وعوام نے شرکت کی۔

قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام میں داخل ہونے والے افراد

ادارہ

ایک ہی خاندان کے بیس افراد قادیانیت سے تائب ہوکر دائرہ اسلام میں داخل

تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں ''داتا زیدکا'' قلعہ کالروالا کے ایک ہی خاندان کے ۲۰ افراد نے قادیانیت سے تائب ہوکر مولانا قاری محمد افضل باجوہ جٹ مدیر جامعہ اسلامیہ فیروزیہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ نومسلم حضرات کا تعلق بھی قوم جٹ سے ہے۔ جس خاندان کے بیس افراد نے قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کیا ان سب کا تعلق سلیم باجوہ قادیانی کے گھرانے سے ہے۔ سلیم باجوہ قادیانی عقائد ونظریات رکھتا تھا۔ ساری زندگی قادیانی رہا اور قادیانی عقائد ونظریات پر ہی اسے موت آئی۔ سلیم باجوہ قادیانی کے دو بیٹے ہیں: ا...... افتخار احمد۔ ۲...... ندیم احمد۔ دونوں کی دو دو بیویاں ہیں۔ دونوں بھائی اپنے تمام اہل خانہ سمیت مسلمان ہوئے۔ ذیل میں تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

ندیم احمد کی ۲ بیویاں اور ۳ بیٹیاں ہیں، سب مسلمان ہوئے۔ (۶ افراد)

افتخار احمد کی بھی ۲ بیویاں ۹ بیٹے اور ۲ بیٹیاں ہیں، سب مسلمان ہوئے۔ (۱۴ افراد)

افتخار احمد کے ۹ بیٹوں کے نام یہ ہیں: (۱) خرم احمد۔ (۲) شیراز احمد۔ (۳) سرفراز احمد۔ (۴) دانیال احمد۔ (۵) دانش احمد۔ (۶) حسنین احمد۔ (۷) حسین احمد۔ (۸) سفیان احمد۔ (۹) عثمان احمد۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے مولانا فقیر اللہ اختر کی قیادت میں ایک وفد نے نومسلم حضرات سے ملاقات کر کے ان کو قبول اسلام پر مبارکباد پیش کی۔ ان کے لئے استقامت فی الدین کی دعا بھی کی اور جماعت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا۔ عالمی مجلس کے وفد میں مولانا فقیر اللہ اختر کے علاوہ مولانا حافظ محمد اسحق، مولانا حافظ محمد طیب زاہد اعوان، مولانا حافظ محمد قاسم طاہر اعوان، قاری محمد عبدالباسط اعوان موجود تھے۔

ایک قادیانی تاجر کا قبول اسلام

عائشہ باوانی کالج کے سابق قائم مقام پرنسپل کا تاجر بیٹا عدنان شاہد قادیانیت چھوڑ کر دائرہ اسلام میں داخل ہوگیا۔ عدنان شاہد کا دادا اسلام آباد میں قادیانی جماعت کا سیکرٹری مال رہا۔ قادیانی دنیا بھر میں مسلمانوں کو مرتد بنانے کا پروپیگنڈا کرتے ہیں، لیکن پاکستانی قادیانیوں میں سے روز کوئی نہ کوئی فرد ملعون مرزا قادیانی کے دعوؤں کو جھوٹا اور خودساختہ تسلیم کرتے ہوئے اس کے بچھائے ہوئے جال سے نکل رہے

ہیں۔ گزشتہ روز بھی کراچی میں عدنان شاہد نامی شخص نے سابق قادیانی جناب عرفان محمود برق کے ہاتھوں اسلام قبول کرلیا۔ عرفان محمود برق سے عدنان شاہد کی ملاقات اس کے دوست سعید النبی خان نے کرائی تھی۔ مبلغ ختم نبوت نے بدر شاہ کے گھر پر ملاقات میں ڈپٹی گورنر (ر) قاضی عبدالمقتدر، محمد شوکت اویسی اور دیگر افراد کی موجودگی میں عدنان شاہد کے اعتراضات وخدشات کے جوابات مسلسل تین گھنٹے تک دیئے۔ مبلغ ختم نبوت نے قادیانیوں کی کتب کے حوالوں سے قادیانیت کو جھوٹا مذہب ثابت کیا۔ جس کے بعد کراچی میں ذاتی کاروبار کے مالک عدنان شاہد نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا۔ قبول اسلام کے بعد عدنان شاہد نے اپنی سکول ٹیچر اہلیہ اور بچوں کو بھی دعوت اسلام دینے کا عزم ظاہر کیا۔ (روزنامہ امت کراچی ۲۵ جولائی ۲۰۱۹ء)

ایک خاتون کا قبول اسلام

احمد نگر ضلع چنیوٹ کی رہائشی عائشہ دختر گلزار احمد نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرلیا۔ عائشہ دختر گلزار احمد کا کہنا ہے کہ میں نے اسلامی کتب کا بہت زیادہ مطالعہ کیا۔ تعلیمات اسلام کی روشنی میں قادیانی جھوٹے اور ان کے عقائد باطل ہیں۔ اسی لئے میں نے قادیانیت چھوڑ کر اسلام قبول کیا۔ اہل اسلام نے نومسلم خاتون کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور عائشہ بی بی کو مبارک باد بھی پیش کی گئیں۔

(روزنامہ اسلام یکم جولائی ۲۰۱۹ء)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں کی ضلعی کابینہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں کی ضلع کابینہ کے نام درج ذیل ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

امیر	مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی
نائب امیر	مولانا مفتی شمس الحق حقانی
ناظم اعلیٰ	مولانا قاری امام یوسف نقشبندی
ناظم مالیات	مولانا قاری زبید اللہ
ناظم نشر واشاعت	حاجی محمد ایاز خان
ناظم تبلیغ	مولانا مفتی شہید نواز
قانونی مشیر	سید ظہیر الدین ایڈووکیٹ

جبکہ حافظ عبدالستار شاہ بخاری اور مولانا طیب شاہ کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں کی ضلعی کابینہ میں کوئی عہدہ نہیں۔ لہٰذا بنوں کے علماء کرام سے گزارش ہے کہ وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے متعین کردہ کابینہ کے ساتھ تعاون فرمائیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے منکر قادیانی، اسلام اور پاکستان دونوں کے غدار ہیں
یوم ختم نبوۃ
لا نبی بعدی
فرما گئے یہ ہادی
چلو چلو خزانہ شوگر ملز چلو
بیاد
7 ستمبر
1974ء
جب
قومی اسمبلی میں ملک
وملت کے غدار
قادیانیوں کو غیر مسلم
اقلیت قرار دیا گیا
7 ستمبر
بوقت
1 بجے ظہر
بتاریخ
7 ستمبر
بروز
ہفتہ
خزانہ شوگر ملز
گراونڈ میں ہوگا
زینت المحدثین حضرت مولانا عزیز الدین صاحب دامت برکاتہم
صاحبزادہ حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ
خطیب اسلام
حضرت مولانا قاضی احسان احمد
مفکر اسلام
حضرت مولانا اللہ وسایا
مجاہد ختم نبوت
حضرت مولانا مفتی راشد مدنی
مرکزی قائدین کا خطاب بعد نماز ظہر
خزانہ شوگر ملز گراونڈ میں ہوگا انشاء اللہ
داعی ختم نبوت
استاذ المتعلمین
حضرت مولانا
محمد رضوان عزیز صاحب
انٹرنیٹ پر براہ راست
www.amtkn.com
www.khatm-e-nubuwwat.com
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

7 ستمبر 1974ء پاکستان کی پارلیمنٹ کے عظیم فیصلے کی یاد میں

زیرِ قیادت: مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بنوں)

یومِ دفاع پاکستان و یومِ ختم نبوۃ ریلی

پاکستان کی نظریاتی وجغرافیائی حدود کا تحفظ

6 ستمبر 1965ء یوم دفاع پاکستان اور 7 ستمبر 1974ء کو یوم دفاع ختم نبوت وطن عزیز کی دو خطرناک دشمنوں (بھارت اور قادیانی) کو بُری شکست پر خوشی کی یاد میں یوم تشکر کے سلسلے میں ایک **عظیم الشان آل پارٹیز ریلی**

مورخہ 7 ستمبر 2019ء بروز ہفتہ بوقت صبح 8 بجے تا 10 بجے جامع مسجد حقنواز

چائے بازار سے بنوں پریس کلب تک ہوگی۔ جنوبی اضلاع کے جید علماء، مشائخ عظام اور مذہبی وسیاسی جماعتوں کے قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے

ریلی میں موٹر سائیکلوں سمیت شرکت کر کے ناموس رسالتؐ کا دفاع کریں

منجانب: **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ ضلع بنوں**

0333-4374363 / 0311-6471010 / 0332-8102222 / 0333-9720377 / 0300-9060501

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

اسلام زندہ باد

تاجدارِ ختم نبوت زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

عظیم الشان فقید المثال ختم نبوۃ کانفرنس

ان شاء اللہ

بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے

21 ستمبر 2019 بروز ہفتہ بعد نماز مغرب

بمقام کرکٹ گراؤنڈ وحدت روڈ لاہور

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم

استاذ المحدثین

حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی صاحب

حضرت مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب مدظلہ

ملک کے جید علماء، مشائخ عظام اور مذہبی و سیاسی جماعتوں کے قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے

شمع ختم نبوت کے پروانوں سے شرکت کی درخواست ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

0423-5441166
0300-4304277
0300-4981840